

# فہرست

تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر ۱۹ تا ۲۴

29	ازمن کے جنگی سے کیا۔ شہر کی آواز	1	انہصار بارہ
30	ازمن، ازمنوں و جو ناک اچھ	1	کار کا ایک عجیب مطالبہ
32	اعزات اور انہی کی عزت و تعظیم	3	قرآن کو پھونکنے والے لاش قیامت کے دن
33	ایہ حکم		انہ کی عداوت میں آقائے کرام کی قرآن پھونکا
34	ازمنہ و بھائی کی دعا	4	وہ کی طرف
35	تکلیف کا پسند اور نہی کا ممانعت	6	قرآن و انہ کی ایک ایک چیز
36	نہی کی جہات سے عین دعوت	7	انہ کی انہ کی قومیں تیار و ہر قومیں
38	قوم کا عقیدہ نہ جب	9	یہ وقت انہ کی کائنات کے مذاق
37	اعزات اور انہ کی قومیں	9	انہ کے امور و قوت کی باتیں
39	تکلیف کا پسند اور نہی کے	9	بہرہ کی باتیں
39	اعزات اور انہ کی قومیں	9	ایہ اور انہ کی کائنات
40	انہ کی پائیداری	10	انہ کی بات پر انہ کی بات
41	اصح و اعلیٰ و انہ کی قومیں	12	انہ کی بات پر انہ کی بات
42	قرآن اور انہ کی قومیں	14	انہ کی بات پر انہ کی بات
42	قرآن اور انہ کی قومیں	14	انہ کی بات پر انہ کی بات
42	قرآن اور انہ کی قومیں	14	انہ کی بات پر انہ کی بات
43	قرآن اور انہ کی قومیں	17	انہ کی بات پر انہ کی بات
44	قرآن اور انہ کی قومیں	20	انہ کی بات پر انہ کی بات
44	قرآن اور انہ کی قومیں	21	انہ کی بات پر انہ کی بات
45	قرآن اور انہ کی قومیں	22	انہ کی بات پر انہ کی بات
45	قرآن اور انہ کی قومیں	23	انہ کی بات پر انہ کی بات
46	قرآن اور انہ کی قومیں	24	انہ کی بات پر انہ کی بات
46	قرآن اور انہ کی قومیں	26	انہ کی بات پر انہ کی بات
47	قرآن اور انہ کی قومیں	27	انہ کی بات پر انہ کی بات
48	قرآن اور انہ کی قومیں	28	انہ کی بات پر انہ کی بات
52	قرآن اور انہ کی قومیں		انہ کی بات پر انہ کی بات

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
94	مکتبہ کا روزنامہ لائش ہو گیا	54	تفصیل سورۃ نمل
95	مکتبہ کا پچھلے سفر	56	سوی علیہ علیہ پر بعد نبوت
97	شیخ کبیر اور مکتبہ سوی علیہ السلام		حضرت داؤد اور حضرت سیدنا 'پ' اللہ کے
100	سوی علیہ السلام کی بیعت ابوہریرہ کی طرف	58	وہابیات
102	سوی علیہ السلام کی نبوت و بعثت	59	سیدنا کے واقعات
103	اللہ کی وحدانیت پر قوم کا تہجد	61	پہلے مکتبہ کے بعض اہلکار
104	فرعون کی حد سے زبردستی	62	سیدنا کا مکتبہ کے نام
105	سہلی کتاب قرأت کی تفصیلات	63	سیدنا کیلئے بعض پرچہ
	سوی علیہ السلام کے واقعات نے وقت ہی و کرم	65	سیدنا کا تہذیب نوئی کرنے سے انکار
106	پچھلے مکتبہ نہ تھے	66	بعض کاسیران کی خدمت حاضر ہو کر بیان
108	مکتبہ کے پہلے سال کا جواب	69	سہلی کا قصہ
109	اول کتاب کوئی کتاب اسلام پر "۱۱" ج		انہوں نے بار بار مکتبہ
	جاریہ رہا یہی ہے۔ تھیں انہیں جہان نے اختیار	73	بعض مکتبہ پر بار
111	میں ہے	73	اللہ کی تعریف کا کوئی انکار کرے
112	مکتبہ کی بیعتی نشان حضرت نبی	77	پہلے مکتبہ سے یہ بار بار
113	دنیا فانی قدرت باقی رہنے والی ہے	78	داؤد و داؤد ہونے کی ایک خوبصورت مثال
115	مکتبہ اور ان کے مکتبہ اللہ کے مکتبہ	78	مکتبہ اللہ کا مکتبہ ہے
116	اللہ کی مکتبہ اللہ کے مکتبہ ہے	80	قیامت کے مکتبہ اللہ کا مکتبہ ہے
117	یہ مکتبہ کی مکتبہ ہے	80	جلدی کیوں جاتے ہو قیامت قریب ہے
117	قیامت کے دن اللہ کے شریف نظر آئے ہیں	81	حق و باطل کی قیامت قرآن ہے
118	قرآن کو ان کی مکتبہ	82	قیامت کی نشانیں
119	یہ مکتبہ کی مکتبہ ہے	84	یہ مکتبہ کا مکتبہ ہے
120	سوی علیہ السلام اور مکتبہ	85	قیامت کی مکتبہ اللہ کا مکتبہ ہے
121	مکتبہ کی مکتبہ ہے	86	مکتبہ کی مکتبہ ہے
123	یہ مکتبہ کی مکتبہ ہے	88	قرآن کے مکتبہ اور مکتبہ
124	سیدنا مکتبہ میں مکتبہ ہے	90	مکتبہ کو مکتبہ ہے
125	مکتبہ کی مکتبہ ہے	91	سوی علیہ السلام کی مکتبہ ہے
126	مکتبہ کی مکتبہ ہے	93	سوی علیہ السلام کے مکتبہ کی مکتبہ ہے
127	ان مکتبہ کی مکتبہ ہے		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	تم اپنے حق میں شریک برداشت نہیں کرتے تو اللہ	128	ایمان کا امتحان مشکل میں ہوتا ہے
165	یہیں کرکٹ	128	اعمال اپنے اپنے ہی کام آئیں گے
166	قدرت سے پیار ہو ہے	131	اللہ موصوفین کی موت سے صبیح
168	انسان کی عجیب حالت ہے		خود نہیں کرتے کہ جس نے عدم سے وجود بخشا وہی
169	قربت اور اس سے صلہ رحمی اور سبب عطف کا ہم	132	ہے
170	انسان کے گناہوں کا تہیہ	133	آنکھیں خود اور دیر انداز علیہ السلام
171	قیامت اللہ تعالیٰ کی ایک قسم سے آج کے دن	134	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام
171	یہ بھی تو اسی کی نعمتیں ہیں	136	لوہیوں کی مشہور یہ صفت
172	عقلمندی عقلی ہوا نہیں اور بارش	137	تو منور علیہ السلام بڑی اور بڑی
173	کیا سب سے بگ بننے ہیں	139	عادی اور خودی بھی خاک کے ٹھکانے ہیں
174	انسان کی اس کیا ہے	140	شرک پر ایک مرد وستان
174	دنیا میں بھولتی قومیں اور قدرت میں بگ	142	میسواں پارہ اختتام ہوا
175	آپ ﷺ اور امت میں ہوں اللہ کا وعدہ ہے		اللہ کے سوا اور کیا ہو
176	قرآن ہدایت و نصرت اور شفاء ہے		لہذا بے حیائی سے دیکھتے ہیں
176	کائنات میں دیکھو کہ کونسی قیادت کا نتیجہ ہے	142	اس کتاب سے منظر کا طریقہ
177	محسن اور مسلم حق تعالیٰ سے	143	کیا آپ ﷺ کو کچھ متاثر کرتے تھے
178	زمین و آسمان کا اللہ تعالیٰ ہے	144	کیا قرآن کا تجزؤ کافی نہیں ہے؟
178	کیا حضرت لقمان نبی تھے	146	جدی و مذہب ضرور آج کا
185	حضرت لقمان کی اپنے بچے کو نصیحت	148	سوت قریب سے آفت کی تباہی کر
187	اوسری ایمان اور غیور شخصیت	149	دین کی قربانی دیکھو اللہ کے اختیار میں ہے
183	حضرت لقمان کے قول زبیر	150	شرک نہیں بدلت و معیت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں
186	تکبر کی نہایت کجیاں	151	سیری صفت یاد کرو اور میرے نبی پر ایمان لاؤ
186	فخر و عظمت کی خدمت کا بیان	152	روٹی کا مطلب آئیں گے ایک حکیم چھوٹا
187	اللہ تعالیٰ کا انبیاء کی امتوں کا افسر	153	اللہ کی نعمتوں میں غور کرو
188	جب حاکم اللہ تعالیٰ ہے تو معبود کیوں نہیں؟	159	روز قیامت اعمال کے مطابق فیصلے ہوتے
188	اللہ تعالیٰ کی تعریف سے ہم ہر کام میں جاز ہیں	160	نوحید پر انسانی دلائل
190	یہ دن یہ رات یہ سوئی تھیں	161	آسمانی کلمہ کی چمک تک
190	عظیم خیر و نفع اور کائنات	163	اور میری سرشت کی پیدائش تو اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے
191	قیامت سے دن بھر نفسی اعظم	164	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
229	میں بیت بنی مائیں	192	خزائنِ حیدر بنی کجیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں
232	سوانح بنی مائیں، آیت اور فضائل	193	قرآن مجید میں آیت خاقانی کی طرف سے ہے
234	بنی مائیں کے تھے کئے تھے بنی مائیں کو ماضی و مستقبل	194	بنی مائیں کی کسی تہذیب سے تعلق تھے
236	حضرت علیؑ کا مہم	195	میں کی یہ تھی کہ شہر کا ہے
238	اللہ والے	195	صوت کی آواز سے طاقت ہوگی
239	آنحضرت ﷺ کی راز	196	وہ بھی کا کوئی راستہ نہیں ہے
239	آنحضرت ﷺ کی راز	197	رہا سے انہی کی تھیں
240	آنحضرت ﷺ کے ہندو	200	انہی کو ماضی و مستقبل
240	آپ ﷺ کے بعد جو کوئی نبوت آئے گا، اس کا نام	201	انہی کی راستہ میں علیؑ کی طاقت
241	بنی مائیں کے تھے بنی مائیں	202	بنی مائیں کی طاقت کو کچھ کہا ہے
242	صوت کے معانی	202	یہ تھی کہ آیت اور مہم
243	آپ ﷺ کی حد سے	203	قیامت کا انتظار
245	آپ ﷺ سے پہلے ماضی و مستقبل	204	اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو
246	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	205	سے ہونے لگی ہیں انہی کی طاقت
247	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	209	وہ انہی کی طاقت کی جہاز سے ہے
252	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	214	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
252	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	215	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
254	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	216	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
255	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	217	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
255	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	218	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
256	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	219	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
263	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	220	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
265	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	224	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
265	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	224	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
267	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز		
268	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز		
269	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	227	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
269	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	227	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز
271	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز	227	بنی مائیں کی طاقت کی جہاز



صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
316	اہل بیتؑ کی دعا	272	سے قرآن مجید اللہ کے پیار
316	بکلی شہ	273	قیامت برپا ہے
318	اللہ نے واسطیہ دیا ہے جو کچھ نہیں ہوا	273	موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے
319	پہنچ کر قبول کرے گی کہ جس کی دعا	275	حضرت دُرّاعلیٰ علیہ السلام کی مٹان
320	تعمیر ہو رہی تھی کہ	276	حضرت سیدنا علیہ السلام پر اللہ کے فوائد
320	سورہ یحییٰ کی تفصیلات	278	حضرت سیدنا علیہ السلام کی موت
322	اللہ کو ہر چیز کا علم ہے	280	قوم رسا کی تعلیمات
325	ایک بستی دلوں کا اللہ	284	شیطان پر کاٹ ہے
326	نورست اور بد فتنی	285	جہان شر سے سب افسوس اللہ کے چہر
327	حضرت حبیب کا ذکر	286	نور علیہ السلام پر ہے
327	ہاں کچھ اس پر بار، افسوس	293	راستوں سے سوال
		294	کتاب میں
	نفسیہ اور بارہ	295	نور علیہ السلام کی
329	موت عرف اللہ کا حق ہے	296	نور علیہ السلام پر ہے
330	مومن کیلئے رحمت کی فراخ بینی	297	راز قیامت ایمان قبول کرنا ہے نہ گنا
331	وہو، اہل بیت کی ایک بستی	299	توحید سورہ کاظم ہے
333	نور علیہ السلام کی	300	اللہ تعالیٰ کی تعریف
336	نور علیہ السلام کی دعا	300	اللہ کو ہر چیز پر کاٹ ہے
337	مفسر اللہ کی رحمت سے کچھ ہے	301	شیطان کو قتل کا حکم ہے
337	مفسر پر قیامت	303	اللہ کی رحمت
338	دوسرے چھ نکتے کا وقت	306	اللہ کو
339	اہل بیت پر اللہ کی رحمت	306	دن و رات
341	مجرموں کے ساتھ ہر گز نہ ہو	307	اللہ سب کو کفر کرنے پر بھی گا ہے
342	جہان پر نور علی	308	زندہ اور مردہ کی
345	پہنچ کر اللہ کا دعا ہے تمام ہیں	309	مختلف رنگ کی اللہ کی رحمت ہیں
345	اللہ سب کو کفر کا ہے	311	مومنوں کی صفات
346	جس نے پہلے ایمان دیا وہی زندہ رہے گا	311	قرآن مجید اللہ کی کائنات ہے
	آسمان و زمین کا حلقہ مروت ہے جو دور دورہ ہے	311	قرآن کو لکھنے کے
347		314	علی رحمت پر کائنات

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
382	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ فیصلہ	347	تہذیب کی تشریح و تفسیر
384	وہابیہ کے عقیدے کے عقیدے	349	تفصیل سے دیکھو صفات
384	نہ کے کوئی بچہ کا دیکھنا نہی	349	قرآن کی تفسیر اور تفسیر
385	حضرت لیث بن سعدؓ کا شیوہ	350	اسلام کی تفسیر میں
387	حضرت لیث بن سعدؓ کی تفسیر اور تفسیر	350	شہادت آپ
387	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر	351	اسلام کی تفسیر
393	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر	352	روایت کا شیوہ
394	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر	353	کافروں کے عقیدے میں
395	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر	354	انکار آپ اور قرآن کی تفسیر میں
396	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر	356	تہذیب کی تفسیر اور تفسیر
398	قرآن کی تفسیر	358	تہذیب کی تفسیر
399	انکار آپ اور تفسیر	360	تہذیب کی تفسیر
400	انکار آپ اور تفسیر	361	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر
401	انکار آپ اور تفسیر	362	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر
402	انکار آپ اور تفسیر	364	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر
403	انکار آپ اور تفسیر	369	حضرت ابوہریرہؓ کی تفسیر
404	انکار آپ اور تفسیر	369	انکار آپ اور تفسیر
405	انکار آپ اور تفسیر	370	انکار آپ اور تفسیر
405	انکار آپ اور تفسیر	371	انکار آپ اور تفسیر
406	انکار آپ اور تفسیر	373	انکار آپ اور تفسیر
	انکار آپ اور تفسیر	374	انکار آپ اور تفسیر
407	انکار آپ اور تفسیر	375	انکار آپ اور تفسیر
408	انکار آپ اور تفسیر	376	انکار آپ اور تفسیر
409	انکار آپ اور تفسیر	377	انکار آپ اور تفسیر
410	انکار آپ اور تفسیر	377	انکار آپ اور تفسیر
410	انکار آپ اور تفسیر	378	انکار آپ اور تفسیر
413	انکار آپ اور تفسیر	389	انکار آپ اور تفسیر
413	انکار آپ اور تفسیر	387	انکار آپ اور تفسیر



















































































نہیں تھے کہ ان کے سونے ان کے روبرو آتے تھے غبار کا روبرو تھے کہ آپ نے کہا اسے جو آپ پر چڑھا ہو تو میں نے کچھ لٹکا دیا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے  
میں کوئی قسمی فضل کر دیا اور اچھے اور اچھے سے اس کے ہاتھوں میں نکالتا تھا۔ چنانچہ میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
کہات دیوی بعد میں اسے اپنی تہہ کو توڑ کر اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
چونکہ یہ وہی وہی حالت تھی چنانچہ اسے دیا۔

یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔

كَذَّبَتْ عَادُ الْفَرَسِيلِينَ ۚ اِذْ قَالَتْ لَهُمْ اَخُوهُمْ هُوْدُ الْاَلَتَتَّقُونَ ۚ اِلَٰهِي لَكُمْ رَسُوْلٌ  
اَمِيْنٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا ۚ وَمَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجِدٍ اِنْ اَجْرِي اِلَّا عِلٌّ رَّبِّ  
الْعٰلَمِيْنَ ۚ اَتَتَّقُوْنَ بِكُلِّ رِيْجٍ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ وَتُخَذُّوْنَ مَصٰنِعَ لَكُمْ تُخَلِّدُوْنَ  
وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا ۚ وَاتَّقُوا الَّذِيْ اَمَدَّكُمْ  
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۚ اَمَدَّكُمْ بِالْعٰمِرِ وَبَيْنَ ۚ وَجَلَّتْ ۚ اِلَٰهِيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ  
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۚ

یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔

حضرت ہود کا اپنی قوم کو دیکھ کر اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔  
یہی وہ تھیں جنہوں نے آپ کو ملے۔ چنانچہ میں نے اسے اس کے ہاتھوں میں بیٹھا تھا۔ پھر وہ بھی میں نے اسے اس سے بھی نہیں دیا۔













[illegible]

كَذَّبَ أَصْحَابُ الْمِرْيَاقِ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَوْمَارَكُمْ ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

[illegible][illegible]

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ  
وَزِنُوا بِالْقِسَاسِ الَّتِي قَدْ خَلَقْتُمْ وَالْحِيلَةَ  
النَّاسِ أَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْلَمُونَ  
الَّذِينَ

















[illegible]

كُلُّ نَفْسٍ لَهَا رُكُوعٌ عَلَىٰ تَرْكِ الشَّيْطَانِ ۖ تَكَرَّرَ عَلَىٰ كُلِّ آفَاكٍ إِلَيْهِ يُسَمِعُ الْقُلُوبَ التَّمَعُّو  
الَّذِينَ كَذَّبُوا ۖ وَالشَّعْرَاءِ إِلَيْهِمْ الْفَاوَنُ ۖ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۚ وَالَّذِينَ  
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۖ إِلَّا الَّذِينَ أَمْنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ  
بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ۚ وَسِعِلُّمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ أَلَمْ يَنْقَلِبْ يَقْلِبُونُ ۚ

[illegible]







[illegible][illegible]

تفسير سورة نمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَيُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۝ وَيُعَلِّمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ ۝

طَسَّ بِكَ إِلَٰهَ الْغُرُفِ وَيَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ أَنزِلْ ۚ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أُنزِلْنَاهُ بِقَدَرٍ ۚ



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ الَّتِي اتَّبَعُوا فَتُكْفَرُوا بِهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
ذَلِكَ فِي جَهَنَّمَ خُورٌ بَيْضٌ مِنْ غَيْرِ سَوٍ فِي سَبْعِ آيَاتٍ إِلَى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ إِنَّهُمْ  
كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٠﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْبَأْسُ أَمْبَصَرُوا فَأَنوَادُوا هَذَا بَصَرُ فُتَيْنٍ ﴿١١﴾ وَخَجَدُوا بِهَا  
وَأَسْتَقْبَلَتْهُمْ أَفْئِدَتُهُمْ هَاطِلَةٌ وَعُلُوٌّ أُنْظِرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٢﴾

وہ اس کا جب کہ موقع پیدا کرے اسے تو مال سے ہر شے کے لئے بھی لے کر آئے۔ وہ وہی ہے۔ اور اس کے وہی قصور ہیں۔  
 انکی تہذیب میں آج کل کے ہنگاموں کا رنگ چھلکا ہوا نظر آتا ہے۔ ان کے لئے وہ لوگوں کو دیکھ کر ہر شے کا پتہ چل جاتا ہے۔  
 میں دیکھتا ہوں کہ ان کی اپنی سب سے زیادہ اہم چیز ہے جو کہ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔  
 ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔  
 ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔  
 ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔  
 ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔  
 ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔ ان کے لئے ان کی سب سے زیادہ اہم چیز ہے۔

[illegible][illegible]

ہو کر ان کی عمر و بچہ کوک بھونک کر چلا۔ اور بچہ کو قہر سے مرنے میں لگا دیا۔ اس نے اپنے بچے کی لاش کو ڈال دیا۔ اس کی موت  
 ہو گئی۔ یہ سب کچھ سن کر اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔

یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔

یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔

یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔  
 اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ سنا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ  
 مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ  
 الطَّيْرِ ۖ وَأَوْتَيْنَا مَن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْبَهِينُ ۖ وَخَيْرَ سُلَيْمَانَ جُنُودُهُ  
 مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزِنُونَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا تَوَالَوْا عَلَىٰ وَادِ اللَّيْلِ ۖ قَالَتْ







فَهُمْ لَا يَسْتَدْرُونَ ۚ أَلَا يَسْجُدُ وَابِلًا أَلِفِي مِائَةٍ يَنْجُو مِنَ الْعَذَابِ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَتُنَاجُونَ ۚ اللَّهُ أَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝





















سے وہی کہہ دیا کیا تھا۔ اس کے ہم پر بھی ایسا کرنا صحابہ و تابعین کے لیے واجب تھا اور ان کے مخالف بھی اس کی تعمیل سے جس نے اپنے  
 ہاتھ سے ان کی کوئی گنہگار نہیں۔ اس کا بیان آیت **وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْلَ الْبَيْتِ** اور آیت **وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْلَ الْبَيْتِ** میں ہے۔ یہی وہ لوگ تھے  
 جو ہر گز کے لئے کہہ کر یا کرتے تھے کہ اے اللہ سے چلائے تھے۔ لئے کا لاء بھی ایک طرف کا کفار ہے چنانچہ ان کو ان کی اس حدیث سے جس میں یہ  
 ضرورت ہے کہ جو مسلمانوں میں ان کا نہ ہو کہ ان کا حضرت جنتی نے منع فرمایا ہے معترضین کا یہ انداز بھی تھا اور اگر خدا کی بیعت سے ان  
 ذہن کو نہ ملے تو ان کو حضرت جنتی نے منع فرمایا ہے معترضین کا یہ انداز بھی تھا اور اگر خدا کی بیعت سے ان کے ذہن کو نہ ملے تو ان کو  
 کہہ کر ان کی زبان کا کفار اور ان کے گھر سے کوئی نہ کہہ کر ان کو یہ سب سے منع فرمایا ہے اور اگر خدا کی بیعت سے ان کے ذہن کو نہ ملے تو ان کو  
 صحابہ و تابعین کے ہاتھوں سے پہلے عذاب اللہ تعالیٰ ان تک پہنچ گیا اور ان کو سزا دی کہ ان سے ایک بڑا ہی عذاب ملے گا۔ یہی وہ لوگ تھے  
 سب مردوں کے ہر بھوت کے عذاب سے ایک ساتھ مر گئے۔ ان کے جو سب سے بہت بڑا گناہ تھا خصوصاً ان کے ہاتھوں سے حضرت سیدنا علیہ  
 السلام اہل ان کی کشتی کی اور کشتی کو ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہاتھوں کو کہ ان کو خدا کے اہل و عارف اور ائمہ سے کہہ کر ان کی کشتی کو ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ان کی ان کی کے ساتھ ملا کر ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہیں اور جو عذاب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہے جس جیسے گئے ہے جو اس پر وہ ہیں۔ ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ان کی ان کی تو ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہے ان کے لئے اللہ تعالیٰ کو اور ان کی ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 کا چنانچہ ان کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ان سے عذاب ہو جائیں۔ حضرت کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 نے حضور کو ایک باب و عذاب کو ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہوئی آج سے اس سے بچنے کیلئے ایک عذاب میں ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 اور کسی کو یہ بھی نہ چاہا کہ ان کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 حضرت سیدنا علیہ السلام اور ان کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ان کا چال بازی کا اور ان کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے  
 ہوا ہوئے۔ یہ ہیں ان کے ہاتھوں سے ان کے ہاتھوں سے ان کے عذاب میں آجاتا ہی اللہ کے یہ وعدہ ہوئے۔ حضرت کے گناہ کی سب سے بڑا گناہ ان کے

**وَلَوْ طَارَ إِذْ قَالُوا لَقَوْلُهُمْ لَمَنْ يَشْفَعُ عِنْدَ رَبِّنَا قَالَ هُوَ الَّذِي شَفَعَ عِبَادَهُمْ أَذْهَبَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ**  
**ثُمَّ لَمْ يَكُنْ يَمَسُّهُمْ غَمٌّ مِنْ ذَلِكَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ**  
**أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِهِمْ إِنَّهُمْ كَانَ لَأَشْقٰئُونَ**  
**فَلَمَّا جَاءَ مِنْ قَرْيَتَيْنِ أَصْحَابُ الْمَدِينَةِ مَطَرًا فَضًا مَطَرًا مُنْذَرِينَ**

















اَكُنْ يَبْدُوَ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ اِلٰهًا مَعَ  
 اللّٰهِ قُلْ مَا تَوْابِعُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

یاد رہے کہ قرآن کی اس آیت کا صحیح معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور تم کو زندہ رکھا ہے اور تم کو روزی کرے گا۔ یہ سب اللہ ہی کا کام ہے۔ تم کو پیدا کرنے والا اور تم کو زندہ رکھنے والا اور تم کو روزی کرنے والا اللہ ہی ہے۔

یاد رہے کہ یہ آیت کے ایک خوبصورت مثال قرآن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور تم کو زندہ رکھا ہے اور تم کو روزی کرے گا۔ یہ سب اللہ ہی کا کام ہے۔ تم کو پیدا کرنے والا اور تم کو زندہ رکھنے والا اور تم کو روزی کرنے والا اللہ ہی ہے۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اِلَّا اَنْ  
 يُعَذَّبُوْنَ ۝ بَلْ اَذْكُرْ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا ۚ بَلْ  
 هُمْ عَنْهَا غٰفِلُوْنَ ۝

کہہ۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ ہی کے پاس ہے۔

علم غیب اللہ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اللہ ہی کے پاس ہے۔ اللہ ہی کے پاس ہے۔







سختی اور دل کا کر بھیجیں ماضی کی اچانک + ما۔ بھل ان میں جو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے ساتھ، لے کر ہر ایک اور پ کے  
تاکس و عامل ہوں۔

وَلَمَّا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ  
كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝

جب ان کے سر پر تھپ کا وعدہ ادا نہ ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان سے ملنے ایک پتھر، ٹھیکس کے جو ان سے دشمنی کا کر لوگ جی۔  
خداوند زمین نہیں کرے

[illegible]



















ہر کھیت ہی فرعون پرچہ کی بنیاد ہو سکی۔ جبکہ حوریت سے اسے پیچھے رہا ہو اور تھیں یہ وہی نہ ہو جس کے آثار نے اسے لئے جسے  
 فرعون پرچہ کو لکھ کر وہاں لایا۔ یہی سچی داستان ہے انہیں بھی لکھی کہ آج کل انہیں وہی کی طرف سے اسے دینی اللہ تعالیٰ سے ملنے  
 اس کی مناد میں لی فرعون اس کے کہ اسے روکا۔ کہا اسے کہ تو نے مجھ سے نہیں ہے کہ یہ آپ کی اور میری تھا انہوں کی  
 خط کہ وہاں سے فرعون نے جواب دیا کہ میری اصل سے تو نے خط کے کہو میں جس مجھے تو انہوں کی خط کے کہی نہ اسے  
 نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں یہی ہوا۔

[illegible]

وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَرِحًا إِنَّ كَادَتْ لِتُبْدِيَ بِهِ وَلَوْ أَنَّ رَبَّنَا عَلَي  
قُلُوبِهَا لَنُكَوِّنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ قُضِيَ بِهِ فُبَصَرْتُ بِهِ عَنْ  
جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَحَزَنَّا عَلَيْهِ الْعِبْرَانُ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ  
أَدَلَّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ  
أَهْلِهِ كَىٰ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَلَنَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ ۝

[illegible]

موتنی کی پروا نہیں فرعون کے گھر میں، موتنی کی، وہاں جب آپ کو مصروفی پہ میں داخل ہوں تو میں نے غصہ کیا اور  
 نے وہاں میں چلا اور بہت پریشان ہو گیا۔ وہاں تک خالی نہ رہے، پہلی اور اپنے گھر تک نہ گئے اور وہاں آپ کی اور  
 یہ وہاں نہیں گئے، وہاں رہا، کہیں میرا حال میں میرا حال موتنی کی پروا نہ، وہاں نہیں گئے، وہاں تک خالی کی طرف نہ

ہن کی دل جی نہ سردی جاتی تو وہ بے صبری میں راز فاش کر دیتیں لوگوں سے کہ وہ پیش کر اس خرم خیر اچھے شائع ہو گیا۔ لیکن  
نہضت خلیا نے ان کا دل غم اور ابا حار اس اور متکین کے دی ہوا نہیں لیکن کامل کر ادا کر حرا اچھے تھے غم اور مل جاتے تھے۔  
سوئی نے اپنی لای بیٹی سے جو راز اچھے اور غمیں فرما دی کہ بیٹی تم کی مسدوقیہ فخریہ جہا کر سوار سے نکالے جلی چاند نکھوڑے یہ  
اجام ہا جیہ اچھے خبر کرنا۔ تو یہ اسے دور سے دیکھتی ہوئی مجلس لیکن اس انجان پن سے کہ کوئی اور نہ سمجھ سکے کہ یہ ان کا خیال  
رہنمی ہوئی ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ فرعون سے گل تک پہنچنے کو سنا اور وہاں سے اس کی کوئیوں کو کھاتے ہوئے تو آپ کی ہمشیرہ  
نے دیکھا باہر میں باہر کھڑی وہ گھٹیں کہ شاید کچھ معلوم ہو سکے کہ اندر کی ہوا ہے۔ وہاں یہ ہوا کہ جب حضرت آسیہ رضی اللہ  
عہا عنہا فرعون کو اس کے کوئی ارادے سے باز نہ کیا، نہ بچے کو اپنی پرورش میں لے لیا تو شاہی گل میں جتنی ولیہ تھیں سب کو بچہ دیا  
گیا یہ ایک بے لای بیٹی اور اسے نہیں دودھ پلانے لیا لیکن حکم اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ نے کسی کے دودھ کا کیکہ گھونٹ لی نہ  
چلا خالی کوئیوں کے ہاتھ پہر بھیجا کہ بچہ کسی ایسے کو کاشی کر دلا۔ اس کا دودھ یہ پنے لے آؤ۔ چہ کندہ اب العاصی کہ یہ  
مکھوڑت تھا کہ اس کا بی بی والدہ سے سو اور کسی کا دودھ ہے۔ اور اس میں سب سے بڑی صحت یہ تھی کہ اس کے دوسرے بچے سے  
موسیٰ اپنی ماں تک پہنچ جائیے۔ کوئیوں میں سب آپ کو لے کر باہر نکلی تو آپ کی بیگم صاحبہ نے پچان لیا لیکن ان کو چاہی نہ کیا اور نہ  
انہیں خود کوئی پتہ چل۔ آپ کی والدہ کو پہلے ذہن پریشان تھیں لیکن ان کے بعد اب تھالی نے انہیں میر و مکون اسے دیا تھا  
اور وہاں کوش اور مٹکس تھیں۔ لیکن نے انہیں کہا کہ تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بچہ کسی دانی کا دودھ نہیں  
چلا ہم اس کے لئے کسی اور ایسے کی کاشی میں بیٹا۔ یہ سن کر ہمشیرہ عجم صاحبہ نے فرمایا کہ اگر کچھ تو میں ایک دانی کا پندوں۔ لیکن  
ہے یہ بچہ ان کا دودھ پنے لے وہاں سے پورش کر لی اور اس کی فر خواہی کر لی۔ یہ سن کر انہیں کچھ شک گزرا کہ پورش کی اس  
لڑکے کی صحت سے اور اس کے ماں باپ سے اتفاق ہے اسے کرنا کر لیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کیا معلوم ہے کہ وہ عورت اس  
کی کلمات اور خبر خواہی کرے گی؟ اس نے فوراً جواب دیا بھلا خدا کون نہ چاہے کہ کو غافل رہا میں اس کی عزت ہو انعام  
اکرام کی خاطر کون ایسا بچہ سے ہمدردی نہ کرے گا؟ ان کی کچھ میں بھی آگیا کہ ہمارا بیٹا اچھا ہے خدا یہ تو شک کہہ رہی ہے  
اسے چھوڑ دیا اور کہا اچھ کھلی اس کا مکان دکھا۔ یہ انہیں لے کر اپنے گھر آئیں انہی والدہ کی طرف اشارہ کر کے کہا انہیں رہتے  
سرکاری آدھوں نے انہیں ان کو بچہ ان کا دودھ پینے لگا۔ فوراً خبر حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو دی گئی۔ اس سے سن کر آپ بہت  
خوش ہوئیں انہیں اپنے گل میں بلوایا اور بہت کچھ انعام و اکرام دیا لیکن یہ پتہ نہ تھا کہ کوئی واقعہ بھی اس بچہ کی والدہ ہیں۔ غفلت  
وہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کا دودھ پیا تھا وہ ان سے بہت خوش ہوئیں۔ کچھ دنوں تک تو یہی کام چلا جاتا رہا  
ایک روز حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میری خواہش ہے کہ تم گل میں ہی آؤ۔ لیکن یہ سو سو اور سے دودھ پلائی رہا۔  
اس سوئی نے جواب دیا کہ یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکا میں بال بچوں والی ہوں میرے جہاں میں ہیں میں انہیں اپنے تھرا دودھ پلاؤں  
تو ان کی ہر آپ کے ہاں کھنچ دیا کروں گی۔ لیکن بے ہوا اور اسی فرعون کی بیوی کی ہمدردی ہو گئیں۔ اس سوئی کا خوف اس  
سے فتنی ہی ابھری ہے۔ بھوکے سوئی سے دولت عزت سے بدل گئی روزانہ انعام و اکرام پاشی کھا کر تیرا بیٹی طریق پر رہتا رہا۔  
اپنے پیارے بچے کو اپنی گود میں پاس تھیں۔ ایک ہی رات یا ایک ہی دن یا ایک دن رات کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی مصیبت  
راحت سے بدل دی۔ صحت شریف میں ہے کہ بڑے غمیں اپنا کام اچھا کرتے رہیں اس اللہ کا خوف اور میری سترن کا خفا  
کرے اس کی مثال اس سوئی کی مثال ہے کہ اپنے ہی بچے کو دودھ پلانے کو راجت کر لی۔ اسے اللہ تعالیٰ کی عزت پاک ہے ان کے  
ہاتھ میں تمام کام ہیں۔ اسی کا چاہا ہوا ہے۔ اور جس کام کو وہ نہ چاہے ہر گز نہیں کرے۔ نتیجہ یہ کہ اس شخص کی کہ نہ رات نہ جو













ہوئے تو چاہتے تھا کہ قرآن میں اس سوچ پر ان ۱۵ م صاف لے دو جائے۔ اس البتہ بعض مدعیوں میں آیا ہے کہ یہ جھوٹ شیعہ علیہ السلام تھے۔ لیکن ان مدعیوں کی سندیں بھی نہیں ہیں کہ ہم حق فریب اور انہی کے والدہ اللہ تعالیٰ سے کسی سرائیکل کی کتابوں میں ان کا نام لے دن چلا یا کیا ہے والدہ اطمینان۔

حضرت ابی مسعودؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ یہ دن حضرت شعیب علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ ان میں سے ماری نے کوئی بی بی تھی۔ انہی نے یہ فرماتے ہیں کہ یہ بات اس وقت جوت ہوئی جب کہ اس بارے میں کوئی خبر ماری ہوئی اور اب بے شکی۔ ان کی دونوں صاحبزادیوں میں سے ایک نے بی بی اودودہ ہوئی۔ یہ بی بی اپنے والد علی علیہ السلام کی بی بی بنو اپنے والد کے لئے مٹی تھیں۔ کہا کہ انہیں آج نانی بی بیوں کی چرائی ہے۔ کھانچے کیو غرضی ہم کہنے والا چھاپو تا ہے جو تو ہی اور امامت اور باپ سے پوچھا میں نے فرماتے ہیں کہ ان میں سے دونوں صاحبزادیاں نے یہی کہہ دی تھیں کہ قرآن کی ماری میں نے جو اس کوئی سے بتا سکتے تھے انہوں نے تجا سے بتا دی اس سے ان کی قوت کا اندازہ کیا جاسکتا ہو سکتا ہے۔ ان کی امامت ماری عام کھے اس طرح کہ جب ہم انہیں لے آئے۔ اس وقت مٹی تو اس لئے کہ راست سے والدہ تھے جس آئے ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ نہیں کہ ہم نے بیچے۔ یہ اور ہیں راستہ یہ امامت اس طرف کھڑے بیٹے دیکھو۔ کھو گئے کہ کھجے اس راستہ چلا پاتا۔ حضرت ابی مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے ان کی سعادتمندی دیکھی اور ان کی بی بیوں میں نہیں کوئی بی بی تھی کہ انہیں امامت کی بی بیوں نے اپنے ہمہ خلافت کے لئے رتبہ قرار کو منتخب کیا حضرت علی علیہ السلام کے فریب سے انہی سے ماری جنہوں نے یہ ایک نظر حضرت علی علیہ السلام سے رتبہ قرار کی بی بی صاحب سے قرار کو انہیں اچھی طرح کھو اور اس بارے میں صاحبزادی جنہوں نے حضرت ماری سے قرار کو اگر آپ اپنے فراموشی میں یہی ہو پر ان دو بی بیوں میں سے ایک کا نام آپ کے ساتھ ہے۔ یہاں کہ آپ آٹھ سال تک جاری ہو رہی ہیں چرمیہ۔ ان دونوں کا نام حضور اور لڑکی کا حضور اور لڑکا بھی کہتے تھے۔

امام ابی حنیفہ نے اسی سے استدلال کیا ہے کہ جب کوئی شخص اس طرح کی بی بی بنے کہ اس دو مقاموں میں سے ایک ہوا ایک سو کہ بے فروخت نہ رہا ہو اور فریب اور حضور کے قریب سے قریب سے ہو چکی ہے والدہ ہم اس بارے میں کہنے کو سال تو ماری میں ہاں اس کے بعد کہ وہ سال قریب کو اختیار ہے۔ اور آپ ابی غنیمت سے دو سال اور بھی یہ امام ماری تو چھاپے ہے اور آپ پر لڑکی تھیں۔ آپ دیکھیں کہ انہیں بدوئی نہیں آپ کو تحفہ نہ دوں گا امام اوزاعی نے اس سے استدلال کر کے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کہے میں لایا ہے والدہ ماری پر اور اعداد میں پچھاپوں تو یہ بی بی بھی ہے اور فریب اور اختیار ہے کہ اس پر تقدیر میں پر اعداد لے لے وہاں حدیث دیکھی بھی مطلب ہے کہ میں نہیں ہے جو شخص اس طرح ایک بی بی میں اس نے لئے کہ وہی بی بی کا ہے ہر دن۔ نہیں ہر مذہب ہر مذہب ہے جس کی تحصیل کا یہ مقام نہیں والدہ ہم۔

امام امام احمد نے اس آیت سے استدلال کرتے نہیں کہ کھانچے ہوئے تھے۔ یہ کسی تو حور ماری اور خاصہ ان ہر نکاح اور دست ہے اس کی دلیل میں اس میں کہ ایک حدیث بھی ہے کہ اس بات میں ہے کہ حور ماری اور اس ماری پر انہی بی بیوں میں ہر کھانا کھانچے کرے گا اس میں حدیث لایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حور و عیسیٰ کی حدیث کی جب حضرت ماری کے ذکر میں پچھاپے تو فرماتے تھے کہ ماری نے اپنے بیٹے کے ہر نے اور اپنی فرماہ کو پانے کے لئے کھانا کھا یا اس سال۔ لے اپنی تین ماری کر لیا۔ اس حدیث کا ایک ماری مسئلہ میں علی الحنفی ہے جو ضعیف ہے یہ حدیث دور کی حدیث ہے ماری سے کہی جاتی ہے لیکن اس حدیث میں کھانچے کے خلاف نہیں۔ کھانچے کے خلاف نہ لے لے اس شرط کو قبول کر لیا اور فرمایا ہم تو میں نے بی بی شدہ فیصلہ ہے کھانچے اختیار نہ کرنا

کہ خواہی میں سال پر سے آئیں یا نہ سال کے بعد چھوڑ دوں آٹھ سال کے بعد آپ کا کوئی حق عوامی بھی ہوا کرتا تھا۔ ہر  
مہینہ خانی کو اپنے اسی صاحب پر گواہ کرتے ہیں اسی کی کارروائی کرتے ہیں۔ اگر کوئی سال پر آئے وہاں ہے لیکن وہ ضلع ہی ہے  
مہروری نہیں ضروری آٹھ سال ہیں۔ جیسے انکی آٹھ سال کے بعد۔ میں آٹھ خانی کا حکم ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے حضور  
اکرم ﷺ نے خود اپنی عوامی سے فرمایا تھا جو بہت اذیت دے۔ اٹھ کر تھکے کہ ان کو تم میں رہا اور کھو گئے تمہیں انہیں  
سے کہ نہ کھو گئے تمہیں انہیں ہے ہر روز آٹھ سال کے بعد ان کی غفلت ہے۔

چنانچہ اسی کی دلیل بھی انکی سے کہ حضرت موسیٰ نے اس سال میں ہی پورے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے بھی  
سے ایک بیوی نے حامل کیا کہ حضرت موسیٰ نے آٹھ سال پورے تھے پانچ سال جواب نے فرمایا مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ بے  
ہمت رہا۔ عام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پاس گئے اور ان سے میں جواب کیا آپ نے فرمایا وہاں وہاں میں جو زیادہ  
پانچ مدت تھی وہی آپ نے پوری کی تھی اس سال اللہ تعالیٰ کے پیغمبر جو آئے ہیں پورے تھے۔ حدیث حدیث میں ہے کہ سال  
غیر الیٰ قور نہیں بخاری میں جو ہے اسی اسی ہے اللہ اعلم۔ جن چیز میں ہے کہ سال اللہ ﷻ نے حضرت بنی انیل سے جواب کیا  
کہ حضرت موسیٰ نے کوئی مدت پوری کی تھی تو وہ ایک سال کن وہاں میں سے جواب کیا اور میں مدت تھی۔ ایک مدت میں حدیث  
میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے یہ پوچھا آپ ﷺ نے جو وقت میں سے پوچھا انہیں نے ہر فرشتے سے یہاں تک کہ  
فرشتے نے ان کو خانی سے مدت خانی نے جواب دیا کہ وہاں میں سے پانچ مدت تھی اسی سال۔ ایک مدت میں ہے کہ  
حضرت ابوہریرہؓ نے سال پر حضور اکرم ﷺ نے اس سال کی مدت کو پورا نام پل کرے بھی قیام کیا کہ اگر تم سے پوچھا جائے کہ  
میں نے اس سے حضرت موسیٰ نے کائنات پر تھا تو جواب دینا کہ وہاں میں سے پانچ مدت تھی۔ اور اسی مدت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ  
نے مدت اور ان کو پورا کرنا تھا۔

پھر فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے رخصت کے آئے تھے تو اپنی بیوی سے فرمایا کہ اپنے  
والد سے کچھ کہیں کہ میں نے اس سے اور کڑا ہو جائے آپ نے اپنے والد سے سوال کیا میں نے انہیں نے بعد کیا کہ اس سال  
جنگی چٹنگری تھریاں ہوں گی سب تھریاں ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہیں کے پینے پر اپنی لڑائی پھیری تو ایک کوہ اور وہاں میں  
پئے ہوئے اور سب کے سب چٹنگری میں کی نسل اب تک ساری کرتے سے مل گئی ہے۔ اور یہی روایت میں ہے کہ حضرت  
عیسیٰ علیہ السلام کی سب کہیں کالے رنگہ کی خوبصورت تھیں۔ جتنے بچے ان کے سال ہوئے وہ سب کے سب بے عیب تھے  
اور بڑے بڑے عمر۔ بڑے عمر والے اور زیادہ اور بڑے والے۔

ان تمام واقعہ اور اہل اللہ بن لہید ہے جو حافظ کے منہ سے نکلے اور ہے کہ یہ راہیں مہر لہت ہوں۔ چنانچہ  
اور مدت سے یہ افسانہ ہوا کہ سے موقوفہ ہوئی ہے۔ عوام اس میں یہ بھی ہے کہ سب فریوں نے بچے میں سال اپنی ہوتے سوائے  
ایک کہانی کے جن سب کو اپنے لئے لکھا۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَىٰ الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الظُّلُمَاتِ أَنَا قَالَ  
لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا تَلْعَلُ أَنْ يَكُنْ مِنْهَا خَبِيرٌ أَوْ جَذْوَةٌ مِنَ النَّارِ  
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ







































عَلَيْكُمْ الْفَهَارُ سَرَّمدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهُ عَذِّبَ اللَّهُ بَأْسَ تَيْبِكُمْ بَلِيلٍ  
تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَنْ رُشِمَتْهُ جَعَلَ لَكُمْ الْبَيْلَ وَالْفَهَارَ  
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

کہہ دے کہ، بخیر تو سب! اگر اتنا خالی تم پر رات ہی رات قیامت تک یہاں کر دے تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کون سی جگہ سے اس  
دن کی روٹھ لائے؟ کیا تم نے نہیں سوچا جو کہ یہ بھی تیار کہ اگر اتنا خالی تم پر بیٹھ جائے قیامت یہاں ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ  
تعالیٰ کے کوئی سیوا ہے جو تمہارے پاس رات لائے جس میں تم آرام حاصل کرو؟ کیا تم کو نہیں رہے؟ اسی نے تمہارے لئے اپنے  
فضل و کرم سے دن رات سفر کر دینے ہیں کہ قیامت میں آرام کرو، اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزنی تلاش کرو یہ اس کے کم  
شر یہ لو کہو

یہ اسی کی نعمتیں ہیں: اللہ کا احسان و نعم کہ جہیز نہادی کو شش اور جمعہ کے دن رات برابر آگے پیچھے رہے ہیں: اگر  
رات ہی رات رہے تو تم مایوس آ جاؤ تمہارے کام رک جائیں تم پر زندگی یہاں ہو جائے تو تم کو کچھ چاہنا پڑا؟ کسی کو نہ پاؤ جو تمہارے  
لئے دن نکال سکے کہ تم اس کی روشنی میں چل پھرو اور جھوٹا ہونے کا راج کر لو۔ انہوں نے تم میں بنا کر بے سار کر دیتے تھے۔ اسی  
طرح اگر تم پر دن ہی دن رکھے اور رات آئے ہی نہیں تو بھی تمہاری زندگی ختم ہو جائے۔ دن کا کھانا اناج پلٹ ہو جائے تم کو کچھ چاہنا  
پڑا؟ کوئی نہیں دے سکتا، ہر کہ دو رات لائے جس میں تم صحت و آرام کر سکتے ہو لیکن تم تمہیں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی  
نشانی اور مہربانی کو دیکھتے ہی نہیں ہو۔ یہ بھی وہی کامیاب ہے کہ اس نے دن رات دو ٹوٹے دیے۔ کہہ دیے ہیں کہ رات کو  
جہیز سکون و آرام حاصل ہو، اور دن کو تم کا مکان قیامت و راحت سفر فصل کر سکو۔ جہیز چاہئے کہ تم اس الگ جگہ اسی کا در  
محقق کا شہر آ کر دو دن کو رات کو اس کی عبادت کر اور رات کے تصور کی عبادت دن میں اور دن کے تصور کی عبادت رات میں  
کرنا کہ وہ لطف چیزیں نہ رات کے گھوٹے ہیں اور اس لئے ہیں کہ تم نعمت و رحمت دیکھو اور رب کا شکر کرو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ يَقُولُ أَيُّكُمْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَتَزْعُمَانِ  
كُلُّ أُمَّةٍ مُّجِيدٌ أَفَلَا تَهْتَابُونَ مَا كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ أَنَّ إِلَهُيَ إِلَهُكُمْ وَصَلَّ عَنْهُمْ  
مَا كَانُوا يُشْكُرُونَ ۝

جس دن انہیں پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے شریک قرار دے کر تھے وہ کہاں ہیں اور ہم راست میں سے ایک کہو انہیں  
کہیں گے اور فرمائیں گے کہ انہی دیکھیں کہیں کہ اس وقت جان نہیں لے کہ حق تعالیٰ کی طرف ہے اور جو کچھ تمہارا ہوتا ہے سب  
ان کے پاس سے کھو جائے گا

قیامت کے دن اللہ کے شریک نظر نہ آئیں گے: شہر ان کو دوسری دفعہ ڈانٹ دی جائے گی اور فرمایا جائے گا  
کہ دنیا میں جنہیں میرا شریک ٹھہرا دیا ہے وہ آج کہاں ہیں جہیز راست میں سے ایک کہو انہی اس راست کا ٹھہر مٹا کر لیا جائے













وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۖ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ  
فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

تاریخ کا یہ سحر کون کون سی وجوہات سے قائم رہا ہے؟ اس کا جواب اس کے اندر سے ہی ملے گا۔ اس کے اندر سے ہی اس کی عظمت اور عظمت کے اسرار کا پتہ چلے گا۔ اس کے اندر سے ہی اس کی عظمت اور عظمت کے اسرار کا پتہ چلے گا۔ اس کے اندر سے ہی اس کی عظمت اور عظمت کے اسرار کا پتہ چلے گا۔

[illegible]

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَهُ  
بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ  
الكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ صَهِيرًا إِلَى الْكُفْرِينَ ۚ وَلَا يَصُدُّ  
كَعَنِ الْإِيمَانِ اللَّهُ بَعْدَ إِذْ أَنزَلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَى رِبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ ۚ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ  
إِلَّا وَجْهَهُ ۚ إِنَّ الْحُكْمَ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۚ

میں نے تو یہ قرار لیا کہ وہ مجھے اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔ جب کہ میری ساری زندگی اس لیے  
 ایک بڑی اعلیٰ عمر میں گزرتی رہے گی۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نے اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔  
 میری زندگی میں اب مجھے اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نے اپنا دلکھی مرے لیے  
 اپنا سہارا بنے گا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نے اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نے  
 اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نے اپنا دلکھی مرے لیے اپنا سہارا بنے گا۔







[illegible]

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَكَ رَبِّهُهُهُ الْعَلِيمُ  
وَمَنْ جَاهِدْ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ  
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ  
أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ

[illegible][illegible]





پر عمل نہ کر اس میں کوئی گناہ ہو تو وہ ہم پر۔ حالانکہ یہ اصول اخلاقی ہے کہ کسی کا بوجھ کوئی اضافہ نہ ہو یا کچھ دوری تو چھوٹی کوئی اپنے قربت دار کے گناہ بھی پہنچے تو پھر نہیں لے سکتا۔ دوست دوست کو اس میں نہ پہنچے گا۔ ہاں یہ لوگ اپنے گناہوں کے بوجھ افغانی تھے اور جیسے انہوں نے گناہ کیا ہے ان کے بوجھ بھی ان پر اورے جائیں گے نہ تو وہ تیرا مشہور ہو گئے بلکہ نہ ہوں گے ان کا بوجھ ان پر ہے۔ جیسے فرمایا ہے: **وَلِيُخْذِلُوا الَّذِينَ يَزُولُوا فِيهِمُ الْمَوَاقِلُ** یعنی واسطہ بوجھ افغانی کے اور جنہیں پہنچا تھا ان کے بھانے کا گناہ بھی ان پر ہو گا۔ کچھ حد تک یہ ہے کہ جو ہدایت کی طرف لوگوں کو دعوت دے قیامت تک جو لوگ اس پر چسکیں گے ان سب کو جتنا ثواب ہو گا اتنی اس ایک کو کہ کائنات ان کے ذہن میں سے ٹھٹھ کر نہیں۔ اسی طرح جس نے برائی پھیلانی اس پر جو بھی عمل ہو ان سب کو جتنا گناہ ہو گا اتنا ہی اس ایک کو کہ کائنات ان کے گناہوں میں کوئی کی نہیں ہو گی۔ اور حدیث میں ہے کہ زمین پر جتنی خنزیریاں ہوتی ہیں حضرت آدم علیہ السلام کا وہ نر کا جس نے اپنے بھائی کو ناحق قتل کر دیا تھا اس پر اس نوع کا وبال چڑھا ہے اس لئے کہ قتل عداوی سے شروع ہوا۔ ان کے تمام بھائی جنوں انفری کی ان سے بروز قیامت باز ہو سکی۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا حضور ﷺ نے اللہ کی تمام برکات پہنچا دی۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم سے بچ کر کہ قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت کی اور اپنے جلال کی قسم آج ایک علم کو بھی مگر نہ چھوڑوں گا۔ ہر ایک مڑی نہ کرے گا کہ ملاں فلاں کہاں ہے؟ وہ آئے گا اور پہلا سے پہلا نیکیوں سے اس کے ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ اہل عشر کی ٹانگیں اس کی طرف اٹھنے لگیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے گا پھر عداوی نہ کرے گا کہ اس کی طرف کسی کا کوئی حق ہو اس نے کسی پر ظلم کیا ہو وہ دوتا جانے اور ایسا بدلے لے۔ اب تو اوپر اور سے لوگ اللہ کھڑے ہوں گے اور اسے گھیر کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے ان بندوں کو ان کے حق ادا کرواؤ۔ فرشتے کہیں گے اے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کی نیکیوں اور انہیں دو۔ چنانچہ یہ بھی کہ جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک نکل باقی نہیں رہے گی اور ابھی تک بعض مظلوم اور حق دار باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں بد۔ وہ فرشتے کہیں گے اب تو اس کے پاس ایک نیکی بھی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ ان کے گناہ اس پر لاؤ۔ پھر حضور ﷺ نے کھرا کر اس آیت کی تلاوت فرمائی: **وَلِيُخْذِلُوا الَّذِينَ يَزُولُوا فِيهِمُ الْمَوَاقِلُ** یعنی اہل مائتہ میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا اسے ملاقا قیامت کے دن جو من کی قسم کہ ششوں سے سوال کیا نہ گا۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے سر سے اور اس کے من کے گونہ مٹے نہ بھی۔ دیکھو ایسا ہو کہ قیامت کے دن کوئی اور حق پر نیکیاں لے جائے۔

**وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۰﴾ كَذَّبْتُمْ بِهِ وَاتَّخَذَ السَّافِكُونَ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً**

**لِلْعَالَمِينَ ﴿۱۱﴾**

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں مائتہ دوسرے سال تک رہے پھر تو انہیں طوفان نے زحزح کر دیا۔ وہ بھی ظالم ہر گز نہ تھے اور انہیں کو توبہ دی اور اس واقعہ کو ہم نے تمام جہاں کے لئے عبرت کا نشان بنادیا۔

اس میں اٹھسرت ﷺ کی تسلی ہے آپ ﷺ کو خبر دی جاتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی لکھت تک الہی قوم کو اللہ کی طرف بلا رہے۔ دن رات پوچھتا رہا اور ظاہر ہر طرح آپ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دی۔ لیکن وہ اپنی

سرخشی اور قرآن مجید پڑھنے کے بہت ہی کم گو کہ آپ پر ایمان لائے آخر کار اللہ کا غضب بن پر بصورت صورت آقاوارہ انہیں جس شخص کو ان کا تو ہے خیر خواہوں <sup>میں</sup> آپ اپنی قوم کی اس تکذیب کو بیان کیا نہ کریں آپ اپنے دل کو رنجیدہ نہ کریں۔

ہدایت و خلافت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جن لوگوں کا جنت میں جانا ہے وہ چاہے جس قوم کوئی بھی ہو ایت نہیں دے سکتا تمام کتابیاں کو دیکھ لیں لیکن ان میں ایمان غیب نہیں ہو گا۔ بلاخرہ جیسے قرآن کو نبوت کی اور قوم کو آپ کی طرف خر میں تلبہ آپ کا ہے اور آپ کے اہل حقین بہت ہوں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں کہ چالیس سال کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہی اور نبوت کے بعد سارے نو سو سال تک آپ نے اپنی قوم کو توحید کی طرف بلانے کی کوشش کی۔ وہ لوگ کی مانگی یہ کہ یہ بھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو سال تک زندہ رہے یہاں تک کہ وہ آرام کی نسل مکمل ہو گئی اور وہ میں یہ بکرات نفع اٹانے لگے۔ خداوند فرماتے ہیں حضرت نور علیہ السلام کی عمر تک سارے نو سو سال کی تھی جن میں سولہ سو سال تو آپ کے بعد رحمت ان میں گزرے۔ میں سہ سال تک اللہ کی طرف اپنی قوم کو بلائے رہے اور سارے نو سو سال بعد طوفان کے زندہ رہے۔ لیکن یہ قول غریب ہے اور وقت کے ظہور کی انتظام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ سارے نو سو سال تک اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف بلاتے رہے۔ عین میں الی شانہ کہتے ہیں کہ جب آپ علیہ السلام کی عمر سارے نو سو سال کی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ کی وحی آپ علیہ السلام کو آئی اس کے بعد سارے نو سو سال تک آپ لوگوں کو کلمہ شہیدانہ پڑھاتے رہے اس کے بعد پھر سارے نو سو سال کی عمر میں بھی غریب توں ہے۔ زیادہ قریب حضرت ابن عباسؓ کا قول نفع اٹانے کا ہے "واللہ علیہم اہل عمر" نے کہا کہ حضرت نور علیہ السلام اپنی قوم میں کئی مدت تک رہے انہوں نے کہا سارے نو سو سال آپ نے فرمایا پھر سے لوگوں کے امتحان ان کی عمریں اور عقلیں آج تک حقیقی ہوئی ہیں۔ جب قوم قرآن علیہ السلام پر غضب الہی نازل ہوا تو آپ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی کو اور ایمان والوں کو جو آپ کے ساتھ آپ کے علم سے طوفان سے پہلے کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ بچا لیا۔ سوار ہو رہیں اس کی پوری تفصیل مگر ابھی ہے اس لئے ہم یہاں دوبارہ دوبارہ نہیں کرتے۔ ہم نے اس کشتی کو اپنے بچے نکال کر بھرت دیا۔ یا تو خود اس کشتی کو بچے کہ حضرت نوحؑ کا قول ہے کہ اہل سارے تکذوب و جہاد پر چڑھی یا یہ کہ اس کشتی کو دیکھ کر پھر پانی کے سڑے سے جو کشتیوں لوگوں نے بنائیں ان کو کہ انہوں نے کچھ کرنا نہ کر دیا یا آپ کا ہے۔ جیسے فرمیں ہے ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

ہی الفلک المذنبون أصحاب النار ہوں جن میں نیکو جانے والے ہیں ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ان کی نسل کو ہماری ہوئی کشتی میں بچا لیا۔ اور ہم نے ان کے لئے اور بھی اس جہی سوار کیا یا باری الخ۔ سورہ اہلک میں فرمایا جب پانی کا طوفان آیا تو ہم نے جنہیں کشتی میں سوار کر لیا اور ان کو اللہ کو تمہارے لئے ایک باز گاہ دیا تاکہ جن قانون کو اللہ تعالیٰ نے بیان کئے کی طاعت دی ہے وہ یاد رکھیں۔ یہاں شخص سے جس کی طرف چڑھا دیا ہے جیسے ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ میں کہ انسان دنیا کے سزاوارک کا باعث زینت آسمان ہوتا جان کر ان کی نوعیت کا شیعہ نون کے لئے ہم یہاں بیان فرمایا۔ اور آیت میں انسان کا مٹی سے پیدا ہونا ذکر کر کے فرمایا ہم نے اسے نیچے کی مٹی میں قرار دیا۔ میں کہہ رہا ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مٹی میں ﴿ہا﴾ کی تعمیر کا مٹی میں صورت اور جزا کو کہہ جائے اللہ اعظم (یہوں نے خیال رہے کہ تعمیر ان شیخ کے بعض نسخوں میں شروع تعمیر میں کچھ عبادت زیادہ ہے جو بعض نسخوں میں نہیں۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قرآن علیہ السلام کا سارے نو سو سال تک کا آدھا چارہ بیان کیا اور ان کی قوم کو ان کی اطاعت کے ساتھ آدھا چارہ ان کی تکذیب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں غرق کر دیا۔ پھر اس کے بعد جواب دیا پھر قوم اور اہل صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی کفر کا ذکر کیا کہ انہوں نے بھی طاعت و مطاعت نہ کی پھر وہ علیہ السلام کی آواز سن کر کیا اور ان کی قوم کا مٹی میں فرمایا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کی

تو اسے واقعات سامنے رکھے۔ پھر وہ ان خودیوں اور انہوں فرعونوں والوں پر دھوا کر کیا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لائے اور اس کی توحید نہ تسلیم کی وہ جسے انہیں بھی سرسراہٹ کی سرائیں دی تھیں۔ پھر اپنے خیر و عظیم اثر ملین ﷺ کے شر نہیں اور انہیں۔ نہ تکلیف پہنچا کر لیا۔ انہیں ﷺ کو عفریہ پاک الہی کتاب سے پہچانی طریق میں سامنے کریں۔

وَأَبْرِهِمْ إِذْ قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَانْقَرُوا ذِكْرَكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾  
يُنَادِيكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَكُونُ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ  
إِذَا تَرَجَعْتُمْ وَابْتِغَاءُ كَذِبٍ أَمَرَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ

### إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١١﴾

ہاں میں نے پہلے قسم سے لڑا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے ڈرنے۔ جو کہ تم میں والا ہے تو یہی خدا ہے اس لئے پھر ہے۔ حق و منہ خدائی کے ساتھ اس کی پوجا نہ کرے اور بھولی نہیں ال سے گھڑتے ہیں۔ سوائے ان جن کی قرآن تعالیٰ نے عوام جلالت کر ہے اور وہ توحید ہی۔ وہی نہ کہ۔ انہیں نہیں پہنچے کہ قرآن تعالیٰ ہی ہے۔ اور اس طلب کرنا۔ ان کی عبادت کرنا۔ وہی کی طرح گھڑی کرتے ہیں۔ وہی کی طرف۔ انہوں نے جو انہوں نے کرنا چاہا۔ تو انہوں نے اس کی جگہ سے بھی انہوں نے۔ ان کے ذرا صرف سادہ عوام پہنچا دیں ہے

امام احمد محدثین کی دعوت توحید۔ امام ابوہریرہؓ جو مہر سبب نہیں اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا بیان کیا۔ آپ کو نہیں سنے اپنی قوم کو توحید والی کی دعوت دی۔ انہوں نے انہوں سے پہلے دوس میں پہنچا کر ان کا عقوبت کرنے کا عقوبت اس کی نصرت پر شہر آشوری کو اسے کوہرا پادشاه اس کا قلع بھی بگایا کہ وہاں حضرت کی رہائیاں اس سے اور ہو جائیں گی اور انوں یہاں کی نصرت اس سے لی جائیگی کہ ساتھ ہی انہیں خطا کہ انہوں نے ان کی تمیز نہیں کر رہے ہو یہ تو ہے ضرور۔ آپ بھی ہیں تم نے آپ کی ان کے نام اور ان کے جب ہر تہاں لے لیں وہ تو تہاں ہی طرح گھڑی ہیں بلکہ تم سے بھی انہوں میں۔ وہ تو تہاں ہی وہاں کے بھی تہاں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کر رہے ہیں انہوں کے ساتھ آپ کا ایک نفلہ والہاں فتنہ ہیں۔ یہ بھی ہے کہ ہم جب حرج کی عبادت کرتے ہیں اور تھکے سے رہا جاتے ہیں۔ یہ ہم حضرت آپ رضی اللہ عنہا ہی۔ ہمیں ہے کہ وہ اب انہوں نے عینک ہٹا لی العینک اسے اندا میرے سے پہنچا ہوا ہی ہمت میں مکان بنا۔ انہوں نے اس کے ہوا کوئی۔ وہی نہیں اسے متکے سے تھکے۔ وہ روزیاں طلب کر رہا اور جب ان کی روزیاں گھڑاں سے سنا دوسرے کی عبادت میں نہ کر رہے۔ ان کی خدمتوں کا نظر بھی بد۔ وہ تم میں سے ہر ایک ایسی کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ ہم میں کوئی کے اس کا دل اور آپ مجھ کو دیکھو مجھ کو دیکھو کہ انہوں نے جو نظر انہوں کو کر رہے پہلے انہوں نے انہوں کو نصرت کی طرف مشتبہ کیا تھا ان کی کہیں نہ گنت ہوئی پادشاه میں ان کا کار صرف بیاد لگی ہو گیا ہے۔ ہر اہم ہم وہاں سے تھکے کے انہوں ہے۔ اپنے تھیں سوائے سوائے انہوں کے جو وہ انہوں میں شامل نہ کر رہے حضرت انہوں کو کرتے ہیں اس میں نصرت ﷺ کی جگہ انہوں کی تھی ہے۔ انہیں مطلب کا تھوڑا تو یہ ہے کہ پہلا کام تو











اور اس سے اور آرم کی بشارت اور ... انہیں مافقی نے جن یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 دولت میں میں علیؑ کی اور اس سے آپ سے جوئے اور انہیں میں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 بھی وہ اور حضرت کی علیؑ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 انہیں میں آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے

وَلَوْ طَأِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَأَتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ  
 أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ إِنَّكُمْ لَأَتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّيْلَ هُوَ  
 أَتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُسْكِرُ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اسْتِنَا  
 بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي عَلَى  
 الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ

اور اس سے اور آرم کی بشارت اور ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 دولت میں میں علیؑ کی اور اس سے آپ سے جوئے اور انہیں میں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 بھی وہ اور حضرت کی علیؑ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 انہیں میں آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے

اور اس سے اور آرم کی بشارت اور ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 دولت میں میں علیؑ کی اور اس سے آپ سے جوئے اور انہیں میں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 بھی وہ اور حضرت کی علیؑ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 انہیں میں آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے

اور اس سے اور آرم کی بشارت اور ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 دولت میں میں علیؑ کی اور اس سے آپ سے جوئے اور انہیں میں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 بھی وہ اور حضرت کی علیؑ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 انہیں میں آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے

اور اس سے اور آرم کی بشارت اور ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 دولت میں میں علیؑ کی اور اس سے آپ سے جوئے اور انہیں میں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 بھی وہ اور حضرت کی علیؑ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 انہیں میں آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے  
 مافقی نے جس یا ہے آپ کی بشارت میں ... انہیں مافقی نے جس یا ہے آپ حضرت امام علیؑ کی انہیں سے تھے

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ  
إِنِ أَهْلُهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ۖ قَالَ إِن فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ  
فِيهَا لَنُجَذِّبَنَّ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝ وَلَمَّا أَنْ  
جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِرًّا بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا  
تَحْزَنْ إِنَّا مُنْقِذُونَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ إِنَّا مُنْذِرُونَ  
عَلَىٰ أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۖ وَلَقَدْ شَرَكْنَا  
مِنْهَا آيَةً بَيْنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

لے گاؤں اور رنجیدہ ہو گا۔ لیکن فرشتوں نے ان کی یہ تحریرات دور کر دی کہ آپ گھبراہٹے نہیں رہیں۔ یہ تحریرات جو آپ کے پیچھے ہوئے فرشتوں میں انھیں ذات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ اور آپ کا خاندان جو آپ کی اہلیہ کے قتل کے بعد آجائے گا۔ ان سب پر آجائی وہ اب آئے گا۔ انھیں ان کی یہ کاری کا نتیجہ دکھایا جائے گا۔ پھر حضرت زہرا علیہ السلام نے انکی ہمتیا کو توڑنے سے انصار اور آسمان تک لے گئے اور وہیں سے اللہ کی پھر ان پر ان کے نام کے نشان دار پھر برساتے ہوئے اور جس مذہب انھیں کو دور اور سمجھ رہے تھے وہ قریب ہی نکل پڑے۔ ان کی ہمتیوں کی جگہ ایک کڑواہ گندہ ہو، جو دور دور پانی کی پھیل رہا تھا۔ جو لوگوں کے لئے ہمت حاصل کرنے کا ذریعہ بنے اور عقل مند لوگ ان کا ہری نشان کو دیکھ کر ان کی ہری لہریں کی بدلتے آواز کر کے نشانہ نکل کی دغا بنیوں پر دیر کی نہ کریں۔ عرب کے عربیں رات دن یہ خطر ان کے پیش نظر رہا۔

وَالِیٰ مَدِیْنٍ اَخَامَهُ شُعَبًا ۙ فَقَالَ یَقُوْمُ اَعْدُو اللّٰهِ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْتَوُوا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۚ فَكَذَّبُوْهُ فَخَذَّ مِنْهُمْ الرِّجْفَةُ ۚ فَاصْبَعُوا فِیْ دَارِهِمْ

### چوہین

یہ دن کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انھوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی ہدایت کرو خواہست کے دن کی قوتی رہو۔ اور زمین میں فساد نہ کرنے بلکہ اس زمین میں سے پیدا ہوا غرضی نہیں رہو۔ اے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹے ہو رہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے بچے اور صل حضرت شعیب علیہ السلام نے مدین میں اپنی قوم کو گواہ کیا۔ انھیں اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کا علم دیا۔ انھیں اللہ تعالیٰ کے مذہبوں سے اور ان کی مداخلت سے اولیاء انھیں قیامت کے دن کے کا یقین دلا کر فرمایا کہ اسی دن کے لئے کچھ تیار کیاں کرو! اس دن دنیا والے کھولوگوں پر ظلم زیادتی نہ کرو۔ اللہ کی زمین میں فساد نہ کرو اور انھوں سے الگ رہو۔ ان میں ایک حبیب بھی تھا کہ آپ قول میں کی کرتے تھے تو لوگوں کے حق بات سے ان کے دانستے تھے۔ راستے بند نہ رہتے تھے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول سے کلمہ کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے دل پر کی بیعتوں پر کان نہ کیا۔ ایک انھیں سمجھا کہ اس بنا پر ان پر مذہب افکریں پڑا۔ سخت بھر پھال آیا اور ساتھ ہی اتنی قوت کے آواز آئی کہ دل اڑ گئے اور وہ اس پر ادا کر گئے۔ اور کلمی کی کلمی سب کا جج ہو گیا۔ ان کا جج اور ان کے طرف اور سورہ شمع اور ان کے لئے رکاب۔

وَعَادًا وَنَعُوْدًا وَقَدْ بَیَّنَ لَكُم مِّنْ مُّسْكِنِهِمْ وَزَیْنٍ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمٰی ۙ اَلَمْ یَصْدَقْهُمْ عَنِ التَّیْسِیْلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۙ وَقَارُوْنَ وَفَرَعُوْنَ وَهَامِّنٌ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِیْ ۙ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۙ فَكَلَّا اَخَذْنَا بِذُنُوبِهِ ۙ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۙ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ



جسے غلاموں نے بھی ماری ہے کہ انھوں نے غلاموں پر سوار ہونے سے مراد علی ہیں اور جنہیں چٹا ہے چاکہ لیا کرے گا ہے۔  
مراد تو وہ ہے یہ اسلام کے نیکان یہ قرآنی نیکان انہوں سے وارہ رکازے اوندہ ہم۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بِعَيْنٍ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِقَوْمٍ يُحَاكِلُونَ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ ۚ

میں نے انہی سے اس معاملے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو ہر شخص کو چاہئے۔

[illegible]

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ

سہ ماہی ہے، نہ مرنے والی، نہ زہریلی، نہ اسطورت، نہ حق نے ممانہ پر پیدا کیا، نہ وہ بنی، نہ اس کے لئے تمنا کی، نہ اس کے لئے کچھ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی قدرت کا بیان کر رہا ہے کہ وہی جانور کا دورہ نہ سمجھوں گا خالق ہے۔ اس نے انہیں قبل قیامت سے خود پر دلو، بکار نہیں کیا بلکہ اس نے کریموں کو انہوں کو سناے پھر ان کی نیکیاں بدو اب ایسے اور قہمت سے دن ان کے اعمال سے ملاتی انہیں جزا ملے۔ بروں کو ان کی بد اعمالیوں پر سزا اور نیکیوں کو ان کی نیکیوں پر جزا ملے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمِہم وں چہ شکر ہے

























أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا مِّمَّا وَنِيطَ لَشَظُنِّ النَّاسِ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ  
يُؤْمِنُونَ وَيَنْعِمُونَ إِنَّهُمْ يَكْفُرُونَ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا  
أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ  
وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَيْنِ يَدَيْهِ أَتَتْهُم سُلُكُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَكَمَّ الْمُحْسِنِينَ

























وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ لَهُ قَائِمُونَ ۚ وَهُوَ الَّذِي يُدْخِلُكُمُ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ثُمَّ يَرِيءُ كَيْفَ يُخْرِجُكُم مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ يَاسِرِينَ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ

المؤمنين الحكيم

[illegible]

دوسری مرتبہ کی پیدائش کو فاضل شہلی پر بہت مسرت تھی۔ اس نے اپنے بچے کو دیکھ کر کہا کہ یہ بچہ تو میرا ہے، مگر اس کی پیدائش میری بیوی نے کی ہے۔ اس نے کہا کہ اس بچے کو دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ یہ بچہ تو میرا ہے، مگر اس کی پیدائش میری بیوی نے کی ہے۔ اس نے کہا کہ اس بچے کو دیکھ کر میں نے محسوس کیا کہ یہ بچہ تو میرا ہے، مگر اس کی پیدائش میری بیوی نے کی ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاءَ فِي مَا ذَرَعْتُمْ فَاَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَعْلَمُونَهُمْ يَخْفَىٰ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۚ بَلْ أَتَىٰ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مِّنْ أَضَلِّ لَّهُ وَمَا لَهُمْ مِّنْ مُّصِيرِينَ ۝



































ہاں۔ لیکن وہ مجھے عقیدہ دیا کہ آج کے زمانہ میں کسی بدعت کو نہ مانیں جو نہ ہوا۔ اس لئے میں نے سختی نہ کی۔ اس وقت  
 ایک دینی سید تھا جس میں میں نے کلمہ علم احکامات قیام کیا۔ اس میں میری قوم میں فروغ دینے میں مدد ملے۔ اس لئے مجھے  
 حضرت عثمانؓ کی رائے سے نہ روکی۔ اس کو ہم بدعت نہ مانے۔ ہم نے اس میں اس کو قبول کیا۔ اور اس کے لئے بھی جو طریقہ  
 عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔ اور اس کے لئے بھی جو طریقہ عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔  
 اور یہ ہے کہ جو عقلی عمل صالحہ لا تقسمہ بظہور یا غیبا ہے۔ اس کے لئے جو طریقہ عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔  
 اور اس کے لئے بھی جو عقلی عمل صالحہ لا تقسمہ بظہور یا غیبا ہے۔ اس کے لئے جو طریقہ عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔  
 اور اس کے لئے بھی جو عقلی عمل صالحہ لا تقسمہ بظہور یا غیبا ہے۔ اس کے لئے جو طریقہ عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔  
 اور اس کے لئے بھی جو عقلی عمل صالحہ لا تقسمہ بظہور یا غیبا ہے۔ اس کے لئے جو طریقہ عقلی دل سے ضروری نہ ہو۔ اس کو عقلی دل سے قبول کیا۔

وَإِذْ قَالَ لَقْمَنُ لِبَنِيهِ هُوَ يُعْطِيهِ يَبْنِي لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَكُفْرٌ عَظِيمٌ  
 وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بِالْذِّكْرِ حَمَلْتَهُ أُمُّهُ وَفَضَّلْنَاهُ عَلَى مَا هُمْ بِفَاعِلِينَ  
 إِنِ اشْكُرْ لِي وَلِإِلَهِكَ إِلَٰئِي الْمَصْدُورُ ۚ وَإِنْ جَاهَدْكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ  
 لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۚ وَالْآخِرَةُ سَمِيلٌ ۚ مَنْ آتَاكَ إِلَٰهَ  
 تَعَالَىٰ مَرْجِعُكُمْ فَأَتَّبِكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

جس کو لقمہ نے اپنے بچوں کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔

حضرت لقمانؑ کی اپنے بچے کو نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔  
 اور اس میں اس کو بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ اس کو اپنے لئے ایک عظیم الشان شریعت عطا کرے۔



































































[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَكُمْ جُنُودٌ فَاسْتَسْنَا عَلَيْهِمْ يَمِينًا  
وَجُنُودَ الْمُزِيمِينَ ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ إِذْ جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ  
سُفْلِكُمْ وَمِنْ أَرَغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونًا ۝

[illegible]

جنگ خلق میں جو بھڑائی، شول میں بولی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو منوں پر برہنہ کر دیا۔ وہاں کی فاسم کا بیان ہو رہا ہے۔ جب کہ  
شرکین نے پادریاں لٹا دیں تو وہ پادریاں جیسے ملے گئے لوگوں کو ادا دیتے تھے کہ اس کے لئے ہر دستہ لشکر نے حملہ کیا تھا۔ جیسی لوگ تھے ہیں  
جنگ خلق کی طرح میں بولی تھی۔ اس کی تمام باتیں کہہ کر دیکھئے کہ یہودی سربراہوں نے بھی میں عوام ان کو جیسی سلام میں منظر کشی کی  
تھی اور وہ اپنے ملک میں آ کر قریشیان کو ادا دیں۔ یہودی تھے حضور اکرم ﷺ سے جوابی کر کے بڑا دانا بدارا بنے وہ دیکھ کر کیا کہ ہم نے یہ  
ڈرو گئے کہ خود آپ ﷺ کی عت سے میں شول ہیں۔ انہیں آواز کر کے یہ لوگ قبیلہ مطلقان کے پاس گئے ان سے بھی ساز باز کر کے  
اپنے ساتھ شول لے گئے۔ قریشیوں نے بھی اصرار کیا کہ ہم آپ میں آکر کھانا کھا کر سب کر کے چلے گئے۔ ان کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ان سب کا  
ادارہ امتیاز کوئی نہ کر سکا اور غلطی کا معاملہ یہی تھا کہ ان کو دیکھ کر یہاں ان لوگوں نے کوشش کر کے ان کو ہر طرف نظر رکھا کہ ان کو اپنے  
لے کر اپنے چاہے اور اسے حضور اکرم ﷺ کو سب کی شکر گنجی کی خبر دی اور آپ ﷺ نے حضور حضرت سلمان اور علیؓ کے حضور ان کو











خدا کی شان سے ان کی ہر طرف کی توجہ منہ پر ہو۔ حقیقت میں خدا کوئی شخص ہر کسی سے بڑا ہے۔ یہاں پر احکامات ہیں ان کی سے یہاں پر  
فرمایا ہے۔

وَلَوْ دَخَلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا شَمْسٌ مِّمَّا سُبِقُوا لَشِئْنَةٌ لَّاتُوتُوهَا وَمَا تَكْتُمُوا بِهَا  
إِلَّا يَسِيرٌ ۝ وَلَهَذَا كَانُوا عَاهِدُوا لَإِلَهِهِ مِنْ قَبْلُ لَا يُولُونَ الدُّبَارَ ۚ وَكَانَ  
عَهْدُ اللَّهِ مُسَوِّلاً ۝ قُلْ لَّنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن قُرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ  
وَأَذِ الْأَكْثَعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِيكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَكُمْ  
سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نِعْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهْمُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا

تفسیر

اگر یہ نہ کہ پہلے نہ ان کی طرف سے ہر طرف کی توجہ منہ پر ہو۔ حقیقت میں خدا کوئی شخص ہر کسی سے بڑا ہے۔ یہاں پر احکامات ہیں ان کی سے یہاں پر  
فرمایا ہے۔

پھر ان کے لئے ان کی طرف سے ہر طرف کی توجہ منہ پر ہو۔ حقیقت میں خدا کوئی شخص ہر کسی سے بڑا ہے۔ یہاں پر احکامات ہیں ان کی سے یہاں پر  
فرمایا ہے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلْكَ الْبَنَاءُ وَلَا يَأْتُونَ  
الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَسْخَعَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يُنْظَرُونَ ۚ أَلَيْكَ  
تَدْوِيرُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْنِي عَنْكَ مِنَ الْمَوْتِ ۚ وَإِذَا زَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِ















۴۴ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں! کیوں نہیں؟ کیا وہ اس خبیثے والوں پر بھی اس کی توجہ دہی ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں اور اس طرف والوں پر بھی؟ کیا وہ اس طرف کیا جس طرف خود رسول اکرم ﷺ تھے۔ لیکن آپ کی طرف نہیں دیکھا آپ کی بارگاہی اور عزت و عظمت کی وجہ سے۔ حضور انور ﷺ نے جواب دیا ہاں اس طرف والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا اب یہ ایسا ہے جس میں تمہیں بخلاف میں جتنے لوگ لائے والے ہیں انہیں کل کر دیا جائے ان کی اولاد کو نیز یہ اب ہے ان سے کہل چکے ہیں لائے جا رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

سعد اتم نے ان کے بارے میں وہی حکم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے لوہے پر حکم کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے سچا ایک اللہ تعالیٰ کو جو حکم دیا وہی سچا ہے۔

یہ حضور اکرم ﷺ کے عزم سے خدا تعالیٰ کو اپنی کھوار آنکھیں، ہاتھ اور پاؤں ان کی تڑپیں مانی تھیں، یہ بھی جس مانتے آلودہ ہے۔ ان کی کوئی دماغی یا روحانی ہیج اور مال لے لئے تھے۔ ہم نے پہلے واقعات اپنی کتاب میں مسطور ہیں، یہ توضیح کے لئے اور اپنے میں خدو العفدہ قلہ یا نہیں فرمادیا ہے کہ جس اہل کتاب میں کیسے یسوعیوں نے کافروں کے عقوبتوں کی بے وفائی کی تھی اور ان کا ساتھ دیا تھا ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عذابی کرادیا ہے۔ اس کو آخر قیامت کے دن سے مراد الرحمن سے ان کی نسل چھوڑی ہوئی تھی اچھے زمانے میں اگرچہ وہ عیسائی تھے مگر اب جو عیسائی ہیں ان کی آفریادیں ﷺ کی دشمنی کی دھاری کاتوں میں ہے اور چونکہ عیسائی ہونے والے ہیں تو ہم سب سے پہلے آپ ﷺ کی اتباع کی سعادت سے محروم ہوں گے۔ لیکن ان باغظوں نے سب اللہ تعالیٰ سے نہ ہی انہیں ﷺ سے بے عزت و بی ادب کی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے لعنت میں پرنازل فرمائی۔ **حضرت جبریل علیہ السلام** سے مراد لکھتے ہیں۔ اسی معنی کے لکھنے سے منظور ہے کچھ عیسائی کہتے ہیں اس لئے کہ ان کے ساتھ جسم کے اوپر اور سب سے بدتر بھی ہوئے ہیں۔ ان کے کولوں میں اللہ تعالیٰ نے دھب ڈال دیے انہوں نے عیسائی شریعت کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ پر جرح عداوت کر لی تھی۔ ہم حال برابر نہیں ہوتے۔ لیکن جسے عقوبتوں نے مسلمانوں کو بڑا ہونے اور فخر دیا تھا مگر انہیں وہ بدتر بھی ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان کو قوت کمزوری سے اور عروا عروسی سے بہت تھی۔ تنگ کوڑی مانی تھانے تھا۔ یہ سب سے پہلے دیکھئے کہ ان کی خواہش نے دولت کھائی مسلمانوں کے برابر کرنے اور جی ڈالنے کی غرض سے اپنے آپ کو کھانا پکھڑا بھی آفریت کی یہ نہیں ہوتی ہے بلکہ کھانے کے بعد صبر قریح کا بیان ہے کہ جس جب حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا تو وہ سب سے پہلے میں حضور اکرم ﷺ کو کچھ نہ دیا تو وہ فرمایا ہے اگے لے جاؤ رکھو انہوں سے خوف کے نیچے ہاتھ ہلاؤں تو جتنے انہوں کو دینا ہے میں میں خداوند بخدا تم میں کچھ عیسائی تھا تو وہ چھوڑ دیا لیکن ان کی زمین کے ان کے کمر کے ان کے مال کے مالک مسلمان ہو گئے بلکہ اس زمین کے بھی جواب نہ پڑی تھی اور جہاں مسلمانوں سے کچھ نہ قدم بھی نہ ہوئے تھے یعنی خبر کی زمین یا کمر کے زمین یا کھانے کی زمین انہیں سے تو پہلے عظیم اور انہوں سے اللہ تعالیٰ ہی قدر ہوا ہے۔

[illegible]

















کے بعد صلوٰۃ کا حرام ہے۔ یہ چھارہ گون میں صرف، بالکل اسی 'آل نہیں' آل نظر 'آل' میں، اسی اللہ تعالیٰ صبح و چھائیاں  
 صبح و آپ کے بعد صلوٰۃ حرام ہے۔ کہاں۔ دوسری سنت ہے۔ بھی حرام ہے کہ میں نے پوچھا کہ آپ کی بیویاں بھی اہل بیت  
 میں اہل ہیں؟ تو کہیں؟ احم ہے اللہ تعالیٰ کی بیوی کا تو یہ ہے کہ اچھے غلام کے پاس کوئی مرد اور اسے جو ممکن ہو انورو  
 طاعت کے لئے تو اپنے سینے میں اور اپنی قوم میں بھی جائے ہے۔ آپ کے اہل بیت آپ کے صل اور صبح میں چاہے آپ کے بعد صلوٰۃ  
 حرام ہے۔ اسی روایت میں بھی ہے لیکن یہی روایت ہی اول ہے اور اسی کو بڑا ٹھیک ہے اور ان دوسری میں ہو جائے اس سے حرام  
 صرف حدیث میں ہے جن میں میں جہت کا ذکر ہے۔ کیونکہ وہاں دلیل مراد ہے جن سے صلوٰۃ غرضی حرام ہے۔ یہ کہ  
 مراد صرف چار یا اسی نہیں بلکہ وہ بھی ہے۔ آل نہ ہیں۔ میں بات زیادہ واضح ہے اور میں سے اسی روایت اور اس سے پہلے کی  
 روایت میں میں بھی ہو جاتی ہے اور قرآن اور کئی حدیثوں میں بھی ملے ہوئے ہے لیکن یہ اس صورت میں کہ وہ صلوٰۃ کی صحت  
 کو تسلیم کر لیا جائے کہ نہ کہ ان کی جعلی اسنادوں میں نظر ہے 'اللہ تعالیٰ طلبہ کسی شخص کو نور معرفت و عمل ہو اور قرآن میں  
 قرآن کرنے کی عادت ہو اور حق تعالیٰ نگاہ میں رہے کہ اس آیت میں جنسہ انکرہ <sup>مستحکم</sup> کی بنا ہاں تک وہ داخل ہیں اسی لئے  
 کہ اوپر سے کام علی ان کے ساتھ اور اسی سے ہمارے میں مل۔ اپنے۔ میں یہ ہے کہ اس کے بعد ہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی چیزیں  
 اور سونے کی چیزیں جس کا وہ نہیں ہوتا ہے۔ صرف اسی میں ہو جائے۔ نہیں ہمارے کھانا اور ان پر نہیں ہوتا۔

جلیب آیت اللہ اور حکمت سے مراد یہ قول حضرت علامہ رحمہ اللہ، کتاب دلت ہے کہ یہ خاص قصہ مصمت ہے جو ان کے بارے میں ہر شخص کو معلوم ہے کہ ان کے تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی دہائی اور رحمت جلیب مال ہوا کرتی ہے اور ان میں بھی یہ شرف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بطور ولی اور سب سے زیادہ حاصل ہے جو کچھ حدیث شریف میں صاف درج ہے کہ انہی عورتوں کے لئے حضور اکرم ﷺ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے اور ان کے لئے بھی کہ حضور اکرم ﷺ سے آپ کے حوائج اور بات کر دے لہذا انہیں کیا حقان کا سزاوار رسول اللہ ﷺ سے اور کسی کے لئے تھا جس میں زیادتی وہاں اور بلند مرتبہ کی وہ صحیح طور پر مستحق تھیں۔

وہاں جب کہ آپ کی بیوی آپ کی اہلیت ہوئی تو آپ کے قریبی رشتہ دار، مردانہی آپ کی اہلیت میں جیسے صریح میں گزر چکا کہ میرے اہلیت زیادہ عقہہ ہیں۔ اسی کی مثال میں یہ آیت لیکھ مور پرورش ہو سکتی ہے جو لفظ افسس علیٰ القویٰ میں اول جوم کے ساتھ کہ یہ اثری قرآن کے بعد تہا کے ہاں ہے جس سے کہ مخالف صاف احادیث میں موجود ہے لیکن صحیح مسلم شریف میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ سے منسوب ہوا کہ ان کو سنا کہ ان کی مسجد مراد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ میری ہی مسجد ہے یعنی مسجد نبویؐ، نہیں جو مسند کے بعد فہاں بھی اسی مسند جو کہ مسجد نبویؐ میں رکھی ہے لیکن اس مسجد کو بھی اسی نام سے اس آیت کے تحت اعلیٰ کر دیا۔

ابن الجاحم میں ہے کہ سعادت اُن کی حالت کے بعد سعادت نہیں کہ قلیقہ نہ دے۔ آپ ایک مرتبہ نماز پر حاضر تھے کہ دو مسند کا ایک شخص کو آرا یا د بھرنے کی حالت میں آپ کے جسم میں نظر گھونپا۔ یہ جواب نے زمر کو کشت میں لگا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب سے وہ دیکھے تو کھد میں آئے۔ مہربانی جو ان شعبہ پر جو غصہ میں فرمایا ہے اور تہجد ہے۔ میں خوف الہی کروں۔ ہم کھارے۔ ہم نہیں کھارے۔ میں ہیں۔ ہم میں بیٹ ہیں میں کے۔ یہ میرا ہے فی النصار فی اللہ ہے۔ اُترتی ہے اس میں آپ نے خوب زور دیا اور اسی مضمون کو بار بار دہرایا جس سے مسجد اسے روکنے لگی۔ ایک مرتبہ علی بن مسکن نے ایک شری سے فرمایا تھا تو نے جو مرد کو اب کی آیت غلطی نہیں دینی۔ اس نے کہا میں آپ سے مراد تو جو عمر بن ابی ہریرہ













علاقہ کے کسی ایک طرف سے پہنچ کر کسی صورت میں پہنچنے کے لئے بہت سے ایسے مقامات  
زیادہ کو اپنا چن لئے۔ اور تمام عام حریزوں میں یہی جگہ اپنا مقام قرار دیا۔ اس نسبت سے اس مقام کو رومی اور قصور  
انجمن اپنے تعلق پہ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور یہی مقام ہے جسے اب حضرت رائف و طلاق کے دینی قرائن پر گئے  
تھیں اپنے آپ کے گھر میں۔ اور یہ بات بھی اسی جگہ میں ثابت ہو گئی کہ ان کے قریب ہی ایک گھر تھا جس کا نام  
پہنچے مگر ان کی زبان پر یہ نام نہیں آتا۔ ان کی زبان میں طرے کا ذکر ہے جس پر یہ کہ ایک ایک عرب میں  
بہت سے یہ مقام ہے۔ اور یہ کہ یہ مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
یہ مقام ہے اور ان طرعات میں ہم نے اس میں داخل ہونے کی ہر سعی کی ہے۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ  
قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا

اور یہی اس مقام کے لئے ہے کہ اس کے لئے طلاق کی ہر سعی کی ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
وہ مقام ہے پر مقرر کئے ہوئے ہیں۔

فرمان ہے کہ جب یہ مقام کے قریب پہنچے تو اس جگہ کی ہر سعی کی ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اس جگہ کی ہر سعی کی ہے اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ رَسُولَ اللَّهِ وَمُتَّبِعِيهِمْ لَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۚ وَكَفَى بِاللَّهِ  
حَسِيبًا ۚ مَا كَانَ لِمُحَمَّدٍ أَنْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ لِّجَعَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ۚ  
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

اور جب یہ مقام کے قریب پہنچے تو اس جگہ کی ہر سعی کی ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اس جگہ کی ہر سعی کی ہے اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔

اور جب یہ مقام کے قریب پہنچے تو اس جگہ کی ہر سعی کی ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اس جگہ کی ہر سعی کی ہے اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔  
اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔ اور یہی مقام ہے جس کا نام اسی جگہ میں آتا ہے۔









فرض بر حال میں ذکر الہی کرنا چاہیے۔ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر لی چاہیے۔ ترجمہ یہ کہ تم لوگ تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا اور فرشتے تمہارے لیے راستہ دکھا دیں گے۔ اس بات میں اس اور بھی بہت سے احادیث و آثار ہیں۔ اس آیت میں بھی یہ کثرت و کرم اللہ کرنے کی ہدایت دے رہی ہے۔ یہ وہ لوگ نہ کہ اللہ اور ولی اللہ کی بہت سی مستقل کتابیں لکھی ہیں جیسے امام شافعی، امام حنفی، امام مالکی وغیرہ۔

ان سب میں بہترین کتاب اس میں ضرور بہ حضرت امام نووی کی ہے۔ صبح شام اس کی تسبیح بیان کرتے رہنا جیسے فرمایا ﴿لَتَسْمَعَنَّ اللّٰہَ جَوَّارَ لُغُوٰنٍ وَجَوَّارَ لُفُوٰنٍ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے پاک کیے جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو وہی ہے لئے کہ وہ ہے ستاروں میں روز میں اور بعد از زوال اور ظہر کے وقت۔ پھر اس کی تعلیمات بیان کرنے اور اس کی طرف رحمت لانے کے لئے فرماتا ہے، وہاں تم پر، جسے بھیجے گا وہی چاہے وہی جب وہ تمہیں یاد رکھتا ہے تو تمہیں وہی کہ تمہیں اس کے لئے رحمت نازل فرمائیے فرمایا ﴿کَمَا اَنْزَلْنَا لَیْکُمْ دُیُوْا وَنُحْلَیْہُمْ﴾ یعنی اس طرح کہ تمہیں خود تمہیں میں سے رسول بھیجا تم پر اور وہی کتاب پر صحت ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہی حکمت ہے جسے تمہیں بتا رہے تھے۔ انہیں تم میرا ان کہہ رہا ہے کہ وہی یاد کرو کہ وہی تم پر احقر کرو اور میری دشمنی نہ کرو۔ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور مجھے کسی جو تم میں یاد کرتا ہوں میں اسے جہنم میں دے دوں گا۔ ہر جو اس کی حاکم سے بچ رہتا ہے۔

صلوٰۃ کے حوالے: ﴿وَصَلُّوْا﴾ جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی اپنے فرشتوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اور قوس میں ہے کہ اس سے رحمت ہے اور دو قوس کا انجام یہی ہے کہ فرشتوں کی صلوات کے لئے ان کی دعا اور استغفار ہے جیسے اللہ تعالیٰ میں ہے ﴿فَلَقَدْ یٰۤمُحَمَّدُ لَوْ لَکُمْ فِیْہِ اَنْۢیَۃٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰہِ لَکُنْ لَّہٗ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰہِ﴾ یعنی اس کے لئے اس کی دعا اور اس کے لئے اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں۔ یہ ایمان لانے ہیں اور سو کھینچنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے استغفار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو رحمت و رحمت کے لئے لایا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ تو نہیں بخش جو تو چاہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کی دعا پر چلتے ہوں اور تمہیں مطلب جہنم سے بھی نجات دے۔ انہیں ان فرشتوں میں لے جائیں کہ ان سے وعدہ کر چکا ہے اور انہیں بھی ان کے ساتھ بھیج دے جو ان کے باپ و داداؤں کی بیویوں اور اولادوں میں سے ایک ہوں انہیں یہ انجیل سے ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں رحمت کو تم پر نازل فرما کر اپنے فرشتوں کی دعا کو تمہارے حق میں قبول فرما کر تمہیں جہنم و عذاب کی آگ میں سے نکال کر اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کی طرف لے جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ میں جو رحمت ہے، تمہیں یہ بھیجے، یا میں حق کی طرف من کی رہبری کرتا ہے اور روزیوں دعا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ میں تمہارا ہمت اور خوف ہے چاہے گا۔ فرشتے اگر انہیں جہنم میں لے کر آجائیں گے کہ تم جہنم سے آ جاؤ اور اللہ تعالیٰ میں لے کر آؤ گے فرشتوں کے ولی مسخرین کی رحمت اللہ سے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ راستے سے گزر رہے تھے ایک چھوٹا بچہ راستے میں قواس کی ماں نے جب ایک حالت کو دیکھا تو کہہ کر بچہ میرا بچہ کھلی ہوئی دھڑلی اور بچہ کو گود میں لے کر ایک طرف ہٹ گئی۔ ماں کی اس بہت کو دیکھ کر سچا نے کہا ہر حال نہ ﷺ اخیال تو فرمایا ہے کیا بچہ ہے کہ اس کی ماں نے اسے ﷺ ان کے مطلب کو سمجھ کر فرماتے تھے، قسم کی اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحمتوں کو اس کی شہ نہیں دے گا (امام)۔

مجھے اللہ کی شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قدسی عورت کو دیکھا کہ اس نے اپنے بچے کو دیکھنے ہی تو لیا۔ اور اپنے بچے سے کہا کہ اسے اللہ پالنے کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تو اس کے اختیار میں ہو تو کہا اپنی فرشتے سے کہ اپنے بچے کو











اور اہل کوفہ میرے پر نصیحت ہے میں نے اللہ عظمت میں لائے اور لکھنا اور مقررہ اس کی اور بھی بہت سی نظیریں دی جا سکتی ہیں۔ پھر فرمایا جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں میرے پاس حضور کرم ﷺ کا چھ پانچویں نے اپنی صفوں کی نگاہ کی، مجھے آپ نے تسلیم کر لیا۔ یہ آیت تری۔ میں ہجرت کرنے والوں میں نہ تھی مگر حج کے بعد بحران لانے والوں میں تھی۔ عمر بن الخطابؓ نے بھی یہی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ جنہوں نے مجھے اپنی طرف آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو۔ لہذا اسے ایک روایت میں اس سے مراد اسلام لانا بھی مراد ہے۔ ابن مسعودؓ کی قرأت میں ﴿وَالَّذِينَ ظَاهَرُوا مِنْكُمْ فَعَنكُم مِّن بَعْدِ ذَلِكَ يَوْمًا﴾ اور وہ صورت جو اپنا قص اپنے نبی کے لئے یہ کہہ کر اسے لگا کر پانچویں تو ہے پھر دئے اسے نکال کر لائے تھے۔ بلکہ یہ عہد و شرطوں کے ساتھ ہے۔ چھ آیت ﴿وَلَا يَنْفَعُكُمْ نَفْسِي إِنِّي نَذَرْتُ لَكُمْ أَنفُسِي﴾ اور ﴿إِن كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ إِنِّي فَتَنُكُمْ بِكُلِّ شَيْءٍ﴾ میں بھی حضرت نور علیہ سلام اپنی قوم سے فرماتے ہیں اے میں تمہیں نصیحت کرنا ہے کہ آپ میں اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اس نصیحت سے مستفید کرنا ہے تو میری نصیحت تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اتر لوہاں میں ﴿وَإِن تَقَلُّوا مِنْهُمُ ثِقَلًا فَثِقَلُوا بِأَنفُسِكُمْ فَسَنُنْصِرُكُمْ لَئِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ آلَ مُحَمَّدٍ﴾ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو اور اگر مسلمان ہو گئے ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر تمہارا حق ہے۔ جس جیسے ان دونوں آیتوں میں دو اور شرطیں ہیں اسی طرح اس آیت میں بھی دو شرطیں ہیں۔ ایک تو ان کو اپنا قص یہ کہنا دوسرے آپ کا بھی اسے اپنے نکال میں لانے کا ارادہ کرنا۔ سنا احمد میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور کہانی بنا کہ آپ کے لئے یہہ کرتی ہوں۔ پھر وہ آپ تک گھڑی دی تو ایک بھائی نے کڑا ہے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ اگر آپ ان سے نکال کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو میرے نکال میں دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ ہم انہیں ہر میں دیں۔ جواب دیا کہ اس قبیلہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ اگر تم انہیں دے دو گے تو خود بغیر قبیلہ کے روچاؤ گے کچھ اور تلاش کرو۔ اس نے کہا میں اور کچھ نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا تلاش کرو کرو گلو کہ یہ اگر کچھ نہیں ملے جانتے انہوں نے ہر چہ دیکھ بھول کی لیکن کچھ بھی نہ پاتا۔ آپ نے فرمایا قرآن کی کچھ سورتیں بھی تمہیں یاد ہیں اس نے کہا ہاں لانا لانا سورتیں یاد ہیں۔ آپ نے فرمایا اس قرآنی سورتوں پر میں نے انہیں تیار کیا۔ نکال میں دے دیا۔

یہ حدیث بخاری و مسلم میں بھی ہے حضرت انسؓ جب یہ واقعہ بیان کرنے گئے تو ان کی صاحبزادی بھی سن رہی تھیں۔ کہنے لگیں اس عورت میں بہت سی کمیا تھی۔ تو آپ نے فرمایا تم سے وہ بڑھ چکی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی حرمت نہ رکھتی تھیں اور آپ پر ہاتھیں پڑھ کر رہی تھیں۔ (بخاری)

سنا احمد میں ہے کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور اپنی بیٹی کی بہت سی غریبیاں کر کے کہنے لگیں کہ حضور اکرم ﷺ میری مراد یہ ہے کہ آپ ان سے نکال کر میں۔ آپ نے تو ان فرمایا۔ اور پھر بھی تشریف نہ کرتی رہیں یہاں تک کہ کچھ حضور اکرم ﷺ اور انہیں یاد کی چیزیں مر میں روچا ہے۔ یہ کہ کہ آپ نے فرمایا پھر مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرت عائشہؓ سے مراد یہ ہے کہ اسے نہیں کہہ کر نے والی یہی سبب حضرت خولہ بنت حکیمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ روایت میں ہے کہ قبیلہ بنو سلیم میں سے تھیں۔ اور روایت میں ہے یہ بچی ایک بخت عورت تھیں۔ لیکن ہے ام سلیمؓ کی حضرت خولہ بنو سلیمؓ رضی اللہ عنہا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دوسری کوئی عورت ہو۔ ابن ہشامؓ نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تیرے عہد و شرط سے نکال کر اپنی بیٹی سے چھ تو فرقیہ تھی "خدیجہ" عائشہ "حفصہ" ام حبیبہ "سورہ اور سورہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اور ان میں جو عارضین۔ حضور کے قبیلہ میں سے تھیں اور وہ عورتیں قبیلہ بنو جلال بن عامر میں سے تھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے یہی حدیث بیان کی۔









[illegible][illegible]































سَادُّنَا وَكَبِيرُنَا فَأَصْلُوْنَا السَّيْلَا ۝ رَهْنَا أَنَّهُمْ ضَعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ  
وَالْعَهْمُ لَنَا كَبِيرٌ ۝





























ایں مسجد کی گنج کی جگہ میں گھر ہے۔ ہر گز ایسے گھری کے سہارے نہ شروع کر دیں۔ وہیں انتقال ہو گیا۔ لیکن کسی کو اس کام نہ ہوا۔ شیخین سب کے سب ایمان نہ لائی جاتے۔ ہے کہ ایسا تو نام کسی نہیں اور نہ خولی سے سونے یا نہیں تو نہیں سزا دی کہ خراب نے آٹے پیچھے آئے۔ میں میں جو یہ بہت زیادتی بھلائی تھی۔ اس نے کہا: بھائی! اس میں آگے نہ بچے۔ سارا میں ان کی نہیں یہاں سے جا کر وہاں سے لکھ کر اس تو میری طاقت ہائے پائیں اپنا چہ وہ کہی اور اگلے پے۔ لیکن اسے حضرت سیدنا علیہ السلام کی اولاد آئی۔ دیکھ کر کہتے تھے: یہ تو نہ حضرت علیہ السلام کی طرف سے ہو کر نہ میرے ہی اور جاتے تھے۔ لیکن اس نے دل میں کچھ خیال نہ کرتے اس نے پھر اس کی موت کی۔ مسجد میں چلا گیا۔ دیکھا کہ وہاں جاتے کے بعد بھی وہ نہ جاتے تھے۔ اور یہ کہہ گئی۔ اور میں نے کہا: پھر آپ کو بھلاؤ دیکھا کہ وہ نہ جاتے ہیں اور انتقال فرما چکے ہیں۔ اب کربس کو خیر کی نوک آئے! خراب کو تھوڑا تو جیانی اللہ تعالیٰ نے رسول کو زندہ نہ پایا۔ آپ کو مسجد سے نکال دئے۔ موت اقبال کاظم حاصل کرنے کے لئے انہوں نے وہی گھری کو دیکھ کے سامنے ڈال دیا۔ یہ دن رات تک جس قدر دیکھتے اسے کھلیا اسے ایک کرم ہزار کیا تو مصمم ہوا کہ آپ کے انتقال کو پورا نہال کر چکا ہے۔ قوم لوگوں کو اس وقت کافی یقین ہو گیا کہ جنت جہنم جتنے کی ہم علیہ کی خبر نہ جانتے ہیں یہ کھل اس وقت تو۔ اور نہ سال پر شک کیا۔ مسجد پہنچے رہے۔ اس وقت سے جنت میں کے کیزے کو کھلی اور پانی مان کر کھتے ہیں۔ گواہ کا شریک ان کے ہیں کہ یہ کھلی کھلی تھی کہ اگر تو کچھ کہہ دیتا تو وہم ہجر سے بہتر نہ لگتے۔ چنانچہ انہیں یہ سب باتیں ہی اسم اعلیٰ نے ملانی ان میں سے یہ سب باتیں ہی ہوں قبول! غرض حق میں مراد۔

حضرت زید بن سہل سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا علیہ السلام نے ایک موت سے کہہ دیا کہ فلاں کی موت کا کھجے جو پہلے جانا۔ حضرت ملک الموت نے بھی کیا تو آپ نے جنت کو فتح دیا۔ اس کے بعد خشک کامکان ہانے کا کھجوا اور اس میں ایک گھری پر ایک کھار کر شروع کیا۔ یہ موت نہ دینی اور نہ یہ نہ تھا۔ حضرت ملک الموت اپنے وقت پڑے اور وہاں قبضہ کر گئے۔ پھر گھری کے سہارے آپ سے اس طرح کی بات ہوئی کہ ہے۔ جنت اور جہنم سے یہ تو کہ آپ کو کھجوا کھجوا کر اپنے کاموں میں آپ کی جنت کی اجازت سے مشغول رہے۔ لیکن جو کیا آپ کی گھری کو کھجوا۔ یہ تھپ دھجی کھجوا تو آپ گھری پر جنت سہارے۔ آپ نہ جنت اجازت تو آپ کی موت کا یقین ہو گیا اور وہ جانتے گھری ہوئے۔ اور یہی جنت سے غرض ہے یہ مروی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسِرَافٍ مِّنْهُمْ آيَةٌ جَعَلْنَ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ذِكْرًا مِّنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ الْبَلَدَ طَيِّبَةً وَرَبِّ غَفُورٌ فَاعْرِضُوا فَإِذَا أَرَأَيْنَا عَلَيْكُمْ سِيلَ الْعَذَابِ وَأَبْكَرْتُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَ ذَوَاتِ الْأُولَىٰ وَالْآخِلَىٰ وَشَىء مِّنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ذَٰلِكَ جَزَاءُكُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ يُعْزِي إِلَّا الْكَفُورُ

قوم ہمارے نے اپنی چیزوں میں قدرت ملی کی مثال تم میں سے انہیں بائیں و دائیں تھے۔ اپنے آپ کی دلی مولیٰ داری کھجوا۔ یہ کاشمیر اور اس کے بعد وہاں تھے۔ اور یہ لیکن انہیں نہ ہو کر اپنی کی قوم میں ان پر زور کی رو کا پائی اور کھجوا اور ہر جسے ان سے ہے







[illegible][illegible]

اور دولت میں ہے کہ حق میں غامی اور تو نہیں جانتا کہ اپنے لئے یہ جو اچھے اور خیرات دہی کی قابل تھیں۔  
 یہوں اور انھوں نے اپنے لئے جو کچھ حرم ہے وہ دولت جو کچھ کہ ایک ایک خیرے کہ وہ ایک ایک وہ دہی کی کوئی نہیں۔  
 یہ چاروں کے سبب آگے اور جو انھیں کچھ اس سے وہ ان اشاروں میں ماحول کر سکتے کہ انہ حق کی دہی کی اس حرم  
 انسان کو کھیر جی ہیں۔ عاقبت کہ چنانچہ آفت نہ لگتی ہیں۔ مصیبتوں پر صبر و تحمل کرنے والے اس میں وہ اس قدرت



ہے۔ اس نے اس میں ہر چیز کو نہیں ملایا تھا۔ اس کی جانت تھی کہ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَيْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكَ وَلَا مَالٍ مِنْهُنَّ مَنْ ظَهَرَ وَمَنْ كُفِيَ نَفْعُ الشَّفَاعَةِ عِنْدَ الرَّبِّ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يُرِىْهِمْ قُلُوبَهُمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر چیز کو نہیں ملایا تھا۔ اس کی جانت تھی کہ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔

یہاں میں اسے انجیل دے کر کہتا ہے کہ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔ اس کے لئے ہر چیز تیار ہے۔







میں اس وقت معلوم ہوا ہے کہ جب اس وقت کہ وہ اپنے معلم اللہ تعالیٰ سے ملے تو اس نے کہا کہ یہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔  
 اس نے کہا کہ اس وقت کہ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔  
 اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔  
 اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔  
 اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔  
 اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ وہی ہے جو وہاں ہوا تھا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ  
 وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَّكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ  
 لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَغْفِرُونَ

میں نے اپنے لوگوں کو اس کے لئے بھیجا ہے کہ وہ اس کو بشارت و نذیر کے طور پر سمجھیں۔ لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟

خبر کے لئے بھیجا ہے کہ وہ اس کو بشارت و نذیر کے طور پر سمجھیں۔ لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟

میں نے اپنے لوگوں کو اس کے لئے بھیجا ہے کہ وہ اس کو بشارت و نذیر کے طور پر سمجھیں۔ لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے۔  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟  
 وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو اس کا وعدہ کب تک رہے گا؟





خداوند میں وہی ہے جس کے ہر لوگ دروغ و غیث کے عقائد کی تہ و تاب میں تھررتے ہیں کی جن کو عذاب میں حاضر کئے جاتے تھے۔  
 اعلان کر دے کہ ہر عذاب اپنے معنی میں جس کے لئے ہے، وہی نکلا، اگر آپ سے اور کسی نے یہ سب تک کر دیا ہے، تم کو نئے بھی  
 دلو میں شرف کر دے اللہ تعالیٰ اس کا ہم ہم وعدہ ہے گا اور وہ سب سے بھر روزی دے گا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے پی پی پی کو قتل دیتے ہے اور ان کے پیروں کی نی پر تہ کے کو فرما دیتے ہے، فرماتے ہے کہ جس بھی میں جو رسول  
 گیا اس کا مقابلہ ہوا، ہر لوگ نے کمر تیا۔ ہاں فرماتے ہیں اللہ کی جیسے کہ قوم خود نے اپنے آپ سے کہا تھا کہ ﴿مَنْ مِّنْكُمْ  
 نَكَحَ الذَّكَاءَ فَلْيُزَلِّ﴾ یہ ہم خود پر کیے بیان لا کیے۔ تیرے مانتے واسطے تو سب اپنے آپ کے سو گئے ہیں۔ یہی معنی  
 اور نئی بات ہے جو معارفِ اشک کا ہے جس سے قوم صالح کے کھیلوں میں معنیوں سے کہتے ہیں ﴿مَنْ مِّنْكُمْ مَّا مَلَاحَتْهُ لُحُوبُهُ  
 مِنْ دِينٍ﴾ یہ کیا تھیں (معرفت) صاحبانِ علیہ السلام کے کیا ہونے کا یقین ہے؟ انہوں نے کہا ہوا کہ تو جو کسی ہیں۔ تو خیر بیان نے  
 صاف کہا کہ تو نہیں جانتے۔ اور آیت میں ہے ﴿وَمَنْ مَلَاحَتْهُ لُحُوبُهُ﴾ یہ اللہ تعالیٰ اس طرف سے کہنے ایک اور اس سے کہتے ہیں اور  
 ان کو کہیں کی یہی ہو گئی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہم سب میں سے احسان کیا تھا، خدائی خبر اور ان کو چاہتے والا نہیں اور  
 فرمان سے ہر بھی میں وہاں کے ہرے ہو گئے حرم اور مکار موت میں در لہاں ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾  
 یہ سب بھی کہتی کی جاگت کا ہر اور کہتے ہیں تو اس کے سر تلہ کوئی کو چکا دکھا دیتے ہیں۔ اور نہیں مانتے ہر ہم انہیں  
 یا کہ کر دیتے ہیں۔ یہی بیان بھی فرماتا ہے کہ ہم سے جس کس میں کوئی نی اور سب بھلا ہاں کے ہر وہ شہوت شان و شوکت  
 واسطے رہیں اور اگر اس سے ہم دلوں اور بات لوگوں نے جہت سے اپنے کھر کا کائنات کر دیا۔

یہی اصل حاتم میں ہے کہ ہر روزی فرماتے ہیں کہ وہ فقیر آپس میں شریعت ہے۔ ایک حدیث ہے۔ چلا گیا ایک وہی۔ یہ  
 جب آنحضرت ﷺ مہوٹ ہوئے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہو کہ دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ کا کیا حال ہے؟ اس نے  
 جواب میں تھا کہ کہتے ہیں۔ لوگوں نے اس کی بات مانی ہے۔ غریب قریشیوں نے اس کی اداعت نہیں کی۔ اس خط کو پڑھ  
 کر وہ پہل تہات پھر پھر کر کے اپنے طرف کے پہل بھلا چاہ پڑا لہذا آمل کہ ہوں کا طرے حاصل تھا۔ اس سے  
 پوچھا کہ کیا سہوہ کہاں ہیں؟ معلوم کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ۔ پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز کی طرف  
 لاتے ہیں۔ آپ نے سلام کے۔ کان کی کے مانتے بیان فرماتے وہ انہیں نے میں بیان سے کہا۔ آپ نے فرمایا میں اس کی  
 تصدیق کیا کر ہو گئی اس نے کہا میں بت سے کہ فرم انہاں جہد و مسام کے اندر آئے واسطے ہیں صیف مسکین کو کس کی ہوتے  
 ہیں۔ اس پر یہ آجس بڑی ہلا۔ حضور اکرم ﷺ نے آدمی کیچ کر ان سے کہلائی کہ جوابی بات کی سبانی اللہ تعالیٰ نے نازل  
 فرمائی۔ اس طرف پر جس نے کہہ قادیب کہ اس نے تو معنیوں سے ان کی جاہلیت کی حالت میں آنحضرت ﷺ کی نسبت دریافت  
 کیا تو کہ کہہ شریف انہوں نے ان کی جاہلانی کی ہے، صیغوں نے تو تو معنیوں نے جب وہ کہ صیغوں نے۔ اس پر ہر قلی  
 نے کہا تھا کہ رسول کی اور جاہلانی کرنے واسطے یہی صیغہ ہو گئے ہوتے ہیں۔ پھر فرمودہ خوش حال لوگ مال اور مال  
 کھرت پر ہی فرماتے ہیں اور اسے دلیل ہے جس میں اس بات کی کہ وہ۔ کے ہند ہے وہی انہوں تعالیٰ کی خاص ولایت و ہر دنی  
 میں پر نہ ہوتی تو انہیں یہ نہیں نہ اتنا اور وہ یہاں رہ میراں ہے آخرت میں بھی وہ میراں ہی ہے گا۔ تو اس نے یہ جگہ اس کا  
 دیا ہے۔

یہ جگہ فرمایا ﴿يَتَذَكَّرُونَ﴾ تعالٰی تعالٰی یہ الخ کیا ان کو خیال ہے کہ دل والا کی باتوں میں کے لئے بہتر ہے؟  
 نہیں بلکہ برائی ہے لیکن یہ ہے شعور ہیں۔ اور بات میں ہے ﴿يَتَذَكَّرُونَ﴾ انہوں انہوں کا دل اور ہر دنی و دھوکے میں نہ

















نے دیکھا کہ ایک کڑی ہے۔ بعض لوگوں نے تو اس سے پاؤں پڑ گئے ہیں بعضوں نے اس سے ہر گھی ہے۔ بعضوں نے بیٹکے پڑ گئے ہیں۔ بعض اس پر صدمہ ہیں اور بعض اس کا ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ہے۔ اس نے کہا یہ مثالی ہے انسانی کے جو تجھے ہوتے ہیں۔ تو ان میں جو ایسا ہے کہ گئے جیسا پانی۔ جس نے بیٹکے تمام کئے ہیں وہ ایسے جو ان کو لپکتے ہیں شکل زندگی سے آدم پڑنے والے وہ ہیں جن سے دنیا ہمارے چھوٹی ہے۔ اور وہ ہیں جو ان کو دیکھتے ہیں۔ یہ سب کئے ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ وہ افسانے والے ہیں۔ انہیں نے اس کی کڑی کا درد کھائے ہوئے ہیں۔ انہیں خوشی ہوئی۔ یہ مستحق مبارک ہیں۔ اس نے کہا میں نے آواز کے علاوہ کچھ اور ایک شخص اس سے پانی کھینچا ہے اور یہ ایک خوش میں داخل ہے۔ اس خوش میں سے پانی پھر کوئی میں چلا جاتا ہے۔ اس نے کہا یہ وہ شخص ہے جو تہذیب میں آواز ہے نہیں قبول نہیں ہوتا۔ اس نے کہا ہر میں سے جو حق دیکھا کہ ایک شخص نے اسے زمین میں جو اسے اسی وقت کھینچ لیا۔ یہ اس کی اور بہت اچھے نہیں جہاں نکل آئے۔ کہ یہ وہ شخص ہے جس کی تخلیق اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کے ساتھ اور اس کے شخصیت ہوتا ہے۔ جو اسے کئے گا میں نے اسے ہاتھ پیر کر رکھا۔ واللہ جب سے میں یہ ہوا ہوں بڑھائی نہیں۔ یہ سب ہاتھ پیر کئے ہیں اور اس کے ہاتھ پیر کئے ہیں۔ اس کی نظر میں سے عید و میلاد و میلاد میں اس نے کہا یہ جیڑی عمر لگی ہو جاتی ہے۔ یہ فتنہ لگی۔ میں ملک الموت ہوں اور اس صورت سے تو میں اپنے اس کی صورت میں لگی میں ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت سے اسے پاس آیا تھا کہ تیری اس میں ملک قبول تو اس پر حق ہے ہم۔ یہ کہوں۔ اس کے پاس میں یہ آیت چلو حیل ضلالتہم کا حق نازل نہ لائی۔ یہ شرع ہے اور اس کی صحت میں لگی ہے۔ آیت کا مطلب ظاہر ہے کہ کافر اس کی وجہ موت آتی ہے ان کی دوسری موت آتی ہے کہ ان کی موت میں لگی رہتی ہے۔ ان کی موت صحت نہیں دیتی اور ان کی موت میں لگی ہے اور ان کے درمیان واسطی ہو جاتی ہے۔ جیسے اس شخص نے مراد انہوں کا حال نہ لائی کیا تو اس سے اس طرح سے ان کو ملاقات ہوئی کہ الموت سے میرے پاس یہ اس سے پہلے اس پر اس کو آتی ہے۔ پھر فرما دے اس سے پہلے کی موت سے ساتھ لگی ہوئی کیا کی وہ بھی موت کے وقت زندگی اور ایمان کی آواز کرتے رہے جو شخص نے سو فیصد جیسے فرمان مانی خان ہے جو ان کا ایمان ہے اور جب انہوں نے ہمارے کتاب دیکھنے کو سمجھے۔ ہم ان کو سمجھتے تھے۔ ہم ان کے ایمان میں کو ہم جس کو ہم سمجھتے تھے یہی حالت تھی ان سب سے ہم ان کا کرتے ہیں۔ انہیں اس وقت۔ ان کے ایمان نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ ان سے پہلوں میں لگی ہوئی طریقہ الی ہادی۔ اور ان کے ساتھ اس کے کراہت میں ہیں۔ یہاں فرما دے کہ میں خود نہ لگی ہر شب دش میں اور خدا میں ہی ہے۔ اسی وجہ سے کتاب کے معانی کے بعد کا لہجہ ہے ہمارا۔ یہ اللہ نے اس کو کتاب دے کر سے لے لائی ہے تو اس نے ہر آج فرماتے کہ شہادت سے اور سطوح سے بچے اس میں اس کی صحت کی وجہ سے اس میں ہی ہر موعود ہے۔ اور جو زمین پر ہر اسے یقین پر ہی تھا وہ اس کے جو اللہ شہادہ و معالیٰ الحق الحق للظہار۔ اللہ تعالیٰ کے شخص۔ کہ اس کے خلاف اس سے ہر اس کی قسم ہوئی ہر حق الحق اللہ منا وخصی اللہ حاجنا۔

## تفسیر سورۃ فاطر مکیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلِكَةِ رُسُلًا أُولَىٰ أَجْنَاحَ مَشْنَىٰ





تم نے تو اپنے تئیں گئے میں اہل بیعت ہو گئے، یہ غلط ہے، یہ بیعت کا نام نہیں ہے، یہ بیعت کا نام نہیں ہے، یہ بیعت کا نام نہیں ہے۔  
 جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے۔  
 ہے۔ پھر بیعت کی اہلیت کو بیان کیا ہے۔ اور بیعت کی اہلیت کو بیان کیا ہے۔ اور بیعت کی اہلیت کو بیان کیا ہے۔  
 کی وجہ سے بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے۔  
 اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے۔  
 اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے۔  
 اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے، اور بیعت کرنا واجب ہے۔

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ  
 أَجْرٌ كَبِيرٌ أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنْ لَمْ يَحْضَرْ  
 وَمُيَدَّتْ مِنْ نِشَاءَةٍ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٌ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا  
 يَصْنَعُونَ

اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے۔  
 اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے۔  
 اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے۔  
 اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے، اور ان کے لئے عذاب ہے۔

میں ہیں اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔

اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔  
 اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے، اور ان کے عذاب ہے۔





















جو لوگ کتاب اللہ کی حواشی کرتے رہتے ہیں اور غبار کی پاندی رکھتے ہیں اور جو تلمیذ تم نے ان کو طلاق کیا اس میں سے پانچ سو روپیہ عقیقہ خرچ کرتے ہیں وہ بھی عبادت کے امیر اور ہیں جو کبھی ہمارے دکانے کا کوئی کون کی چیز نہیں چوری کرتے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دین ہے لگ بھگ اور اللہ تعالیٰ اعلم۔

عالموں کی صفات۔ سات سو بندوں کی ایک صفیں ہیں ۱۰۰۰ ہیں کہ وہ کتاب اللہ کی ۱۱۴ آیت میں مشغول رہا کرتے ہیں۔ انہوں کے ساتھ بائیس رہتے ہیں۔ قلم بھی ہاتھ سے جاتے نہیں اپنے منہ کے پاندی کو تو خیرات کے عادی پانچ سو روپیہ عقیقہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ صلہ کر کے دے والے ہوتے ہیں اور اپنے دکانے کے ثواب کے امیر اور اللہ سے ملاتے ہیں۔ جس کا مٹنا بھی ہے جسے کہ اس قصیر کے شروع میں فحاش قرآن کے نام کریم ہم نے بیان کیا ہے کہ کلام اللہ شریف اپنے سامنے سے کیے گا کہ یہ جو بڑی تورات کے پیچھے ہے اور تو کتاب کی سب توراتوں کے پیچھے ہے۔ انہیں ان کے پورے ثواب ملیں گے۔ بلکہ بہت زیادہ حاجت حاصل کریں گے جس کا ذیل بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کما حقہ ان کا بخشنے والا اور دھوئے اور خود اسے عمل کا بھی قادر ہیں ہے۔ معصیت معصیت تو اس قیمت کو قادیوں کی قیمت کیجئے ہیں۔ سنہ کی ایک سو بیس میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے واسطی ہو تا ہے تو اس پر ہلاکتوں کی ٹاکر تارے جو اس نے کی۔ سو۔ اور وہ کسی سے ہمارے اس کتاب تو ہی طرح ہر دینوں کی۔ لیکن یہ حدیث بہت ہی غریب ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور یہ کتاب جو ہم نے آپ نے بنیادی کے طور پر بھیجی ہے جو کہ اپنے سے پہلے کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی چوری چھور دیکھنے والا غیب دیکھنے والا ہے۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا حق کلام ہے۔ اور اس میں حجت ملی کتابیں اس کی خبر دیتی رہیں یہ بھی ان اگلی کتابوں کی سہاوی حجت کر رہا ہے۔ سب خیر و بھیر ہے۔ جو سخی نصیحت کو بخالی جانتا ہے بھلا کہ اور انسانوں پر اس نے اپنے اس حق سے نصیحت دی ہے پھر دنیا میں بھی آپس میں رہتے مفر۔ کہ اپنے ہیں۔ اور علی الاطلاق حضرت محمد ﷺ کا وہ سب سے بڑا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام انبیاء پر اور اس میں ہے۔

لَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ أَنْ إِصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْإِخْرَاجِ إِنَّ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے خدا میں سے بندہ فرمایا ہر نسل میں انی باتوں پر عمل کرنے والے ہیں اور انہیں میں سے جو سادہ رہے ان کے ہیں اور انہیں میں سے اللہ تعالیٰ کی قیامت سے انہیں سزا دینی کے لیے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔

قرآن کو اٹھانے والے۔ اس کتاب کا وہ بڑا کر رہا تھا بڑا کہ قرآن یعنی قرآن کریم کو ہمارے ہاتھ میں دینے کے



[illegible][illegible]

حضرت کعبہ احبار فرماتے ہیں کہ یہ تجوید قسم کے لاف اسی قسم سے ہیں اور یہ جنتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں قسم کے لوگوں سے ذکر کرنے بعد ہر قسم کا ذکر کرنا پھر فرمایا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وہیں کہ لوگوں (دنیاوی ہیں) ان تینوں قسم کے حضرت ابن عباسؓ نے حضرت کعبہؓ سے اس قسم کے بارے میں حال کیا تو آپ نے فرمایا۔ کعبہ کے وہب کی قسم یہ سب نہیں جانتے ہیں۔ مولیٰ کے مطابق ان کے درہمات نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی قسمی بھی اس قسم سے ہوتے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ تجوید جہنمی نہیں ہیں۔

نہر میں نہری فرماتے ہیں یہ امت مسلمہ کو ہے۔ اس کے کنبہ و اولاد کو بخش دیا جائے گا اور ان کے مقصد اللہ کے پاس  
ہستہ میں ہوں گے اور ان کے ساتھی بلکہ ان میں سے ہوں گے۔ محمد بن علی باقر فرماتے ہیں کہ یہاں میں لوگوں کو طائفہ  
نفسہ کہا گیا ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کشتی اور نیکیاں مٹی، ان کا بیٹا اور آقا کو سنا ہے کہ تیری طرف  
معلوم ہو جائے گا کہ آیت میں حکومت اور اس دست کے ان چیزوں میں شامل ہے، ان میں سے ایک ہے، ان میں سے ایک  
میں سے زیادہ خشک کے قاضی ہیں اور اس دست کے میں سے زیادہ تھک رہے ہیں۔

جیسے کہ مسئلہ دہائی کا ہے جس سے کہ تبدیلی نہیں آئے، اس مسئلہ میں حکومت اور اداروں کے پاس ۲۴ گھنٹے آج ہے۔ ماقامت سرتاجی آپ اور مفتی نے اس میں کہ یہاں پہلے ۲۴ گھنٹے میں اس حدیث کو طے کرنے کے لئے کیا ہوا؟



طریقہ میں ہے سوئے ہے، اکتے میں انہیں کوئی کھانا نہیں ہو گی، حضرت ابن عباسؓ نے ان کی رہائی نہ لی اور بہت سی خطبہ میں خوف اور ہراس پھیل گیا اور چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی عتبات بن گئیں۔ یہ کہیں کے اسے تھاں کا کھنکھانہ نہیں لے اپنے غصے، سوہ لطف، محبت سے پاکیزہ، جوشی بہت عفت و عفاف کے، بارگاہ اہل حق اس کا منہ تھے ہی نہیں۔ یہ نہ تو حدت و شریعت میں ہے۔ قرآن میں ہے کہ اسی آواز کے حامل ہند میں نہیں لے رہے تھے۔ لوگوں نے پوچھا آپ تو بھی نہیں افراتفری کئے، کھڑی صورت میں کہ اکتہ خانی رحمت ہوا سمجھا ہے۔ وہ کہیں کے پس تو نہیں لے کسی طرح کی مشقت، بہت ہی ٹھکان اور تکلیف ہے۔ اس کلمہ غرضی ہے۔ جبرائیلؑ راضی ہے۔ چاہے ہی تو اور دین میں راہوں کی تعلیمیں لیکھو انہیں دینی تعلیمیں آج بہت ہی دیر سے ان کے کہہ رہا ہے کہ سیدنا محمدؐ کھاتے پیتے رہو۔ مرنے کے بعد ہر دین میں مرنے کے بعد ہر دین میں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخْلَفُوا عَنْهُمْ فَمِنْ  
عَذَابِهَا كَذَلِكَ يُجْزَىٰ كُلُّ كَفَّارٍ ثُمَّ يُنْفَخُ صُورُكُمْ يَوْمَ تَبْطُلُ خُوفًا فِيهَا أَرْبَابُكُمْ أَتُخْرِجُونَ فَعَمَلُ صَادِقًا  
غَيْرِ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُغَيِّرْكُمْ وَلَيْتَذْكُرْ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ التَّنْذِيرُ  
فَذُوقُوا فِيهَا الْعَذَابَ مِنْ تَصْيِيرِهِ

[illegible][illegible]











[illegible]

أَوْ أَحَدِيهِمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكُنَّا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ لِلَّهِ يَتَجَهَّزُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَادِرًا وَلَوْ يَوَظُّ أَخَذَ اللَّهُ الْنَّاسَ بِمَا سَبَّوْا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهِمْ مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ نُوحِمْهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا

[illegible][illegible]

انہوں نے نقش و نگار سے اس نے لکھ دیا کہ وہ دوزخ کی تعمیر فرمادیں۔ (Sahih al-Bukhari)

**تَفْسِيرُ سُورَةِ يَسِيرٍ مَكِّيَّةٍ**

[illegible]



افراد کے لئے اسے ہم کی غلطی نہیں رہتی، انصار اور مہجرت کی حالت وہ بھی ماری ہو گی مگر یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کے لئے ہوا ہے۔  
 سے آئے ہیں۔ اُن کا یہاں انہیں رسول اللہ ﷺ حقیقتاً کھانے کی خبر میں پہنچ چکا ہے۔ ان کے انہوں پر اسے انہوں نے  
 طرز و انہوں پر اسے ہو چکا ہے۔ انہوں نے انہوں پر اسے ہو چکا ہے۔ انہوں نے انہوں پر اسے ہو چکا ہے۔

لَا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ لِیْ الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا  
 مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ سَدًّا ۝ وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ۝ فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا  
 يُبْصِرُونَ ۝ وَسَوَاءٌ عَلَيْنَهُمْ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اِنَّمَا  
 تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنََ الْغَيْبِ فُبَشِّرُهُ بِعَفْوٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝  
 اِنَّا نَحْنُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِ ۝ وَتَكْتُمُ الْمَوْتُ مَا قَدَّمُوا وَانَا لَهُمْ تَكْوِيْنٌ ۝ اَحْصِيْنَاهُ  
 فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 جاننے کوئی اور ایسے لوگوں کے لیے جو انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔

انہوں کو ہر چیز کا علم ہے۔ انہوں کو ہر چیز کا علم ہے۔ انہوں کو ہر چیز کا علم ہے۔ انہوں کو ہر چیز کا علم ہے۔  
 انہوں کی طرف سے انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔ انہوں کے لیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔  
 انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔ انہوں نے انہوں کی گردنوں میں غلوں ڈال دیے ہیں۔

تفسیر میں کتب











حضرت حبیب کا ذکر : مرہی ہے کہ اس سختی کے لوگ یہاں تک سرخس ہو گئے کہ انہوں نے پوشیدہ طور پر انہوں کے قتل کا ارادہ کر لیا۔ ایک سلطان غدر جو اس سختی کے قریب ہی سے بچا تھا، جس کا نام حبیب تھا، وہ ان کا کام کرتا تھا۔ غدار بھی بارہا دم کی بنا پر ان کی اہمیت تھی۔ وہی قحط کی حالتوں کا آغا حاضر، اللہ عز و جل نے ان کو تھکان کا زور اور غلٹ کا اچھا قیام کوں سے انکے تھک ایک بار میں چھ کر موت اسی بنا کر تھا۔ اس نے اپنی قوم کے اس بدکردار سے کوئی طرح سلوک کر لیا تو اس سے میر نہ ہو گا اور تاجا مہر ہے۔ بعض کہتے ہیں یہ بڑا صلہ ہے ایک آئل ہے کہ یہ دھڑکتی ہے۔ مریں ہم فرماتے ہیں کہ یہ جڑی کا پھٹنے والے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ انہوں نے آ کر اپنی قوم کو سمجھا دیا کہ ان کی کہ قربان رسولوں کی پیروی کرنا ان کا کہنا ان کی اور پہلا نہ کیو تو یہ اپنا کوئی فائدہ نہیں کر رہے۔ یہ قریب سے پہنچ رہا ہے کہ کوئی بدلہ نہیں مانگتے۔ اپنی خیر خواہی کی کوئی اجرت تم سے طلب نہیں کر رہے اور دل سے نہیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی رحمت دے رہے ہیں اور سیدھے اور سچے راستے کی رہنمائی کر رہے ہیں خود بھی اسی راہ پر چلے رہے ہیں۔ جسیں ضرورت ان کی رحمت پر چیک کرنا چاہئے اور اس کی رحمت کرنی چاہئے۔ لیکن قوم نے اس کی ایک نہ سنی بلکہ انہیں شہید کر دیا۔ جو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ تمہیں ان کثیر کا، تیسرا پارہ ختم ہوا۔





























هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۖ إِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۖ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكْمَلُ آيَاتِهِمْ وَنُشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ وَلَوْ شَاءَ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَلَىٰ بَجْرَتِهِمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَوَوْا مُضِيًّا وَلَا يُرْجِعُونَ ۚ

[illegible][illegible][illegible][illegible]











ہو گئے اور ان کو دیکھ کر وہ بھی ہنس پڑے۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔

اَوَلَمْ يَرِ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَلَا هُوَ حَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ سِوَى خَلْقِهٖ قَالَ مَنْ يُّعْنِي الْوَحَامُ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُعِيْنُهَا الَّذِي اَنْشَأَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ مِنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا وَاِلَآذَا اَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُوْنَ ۝

اور انسان نے کیا دیکھا کہ ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا کیا۔ اور اس نے ہم کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا۔ اور اس نے ہم کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا۔ اور اس نے ہم کو ایک مثال کے طور پر پیش کیا۔

انکے لئے چھپنے کے لئے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک حصہ زمین پر ہے اور دوسرا حصہ آسمان پر ہے۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔

اور ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔ ان کو دیکھ کر ان کی بیویوں نے بھی ہنس پڑیں۔

















[illegible]

إِنَّكُمْ لَذَٰرِقُوا الْعَذَابِ الْآخِيمِ ۖ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۖ قَوَالِيهٖ وَهُمْ مُكْرَمُونَ ۖ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۖ عَلَىٰ مُدْرٍ مُّتَقِيلِينَ ۖ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۖ بَيْحَاءَ كُدٍّ ۖ لِلشَّرِبِينَ ۖ لَا فِيهَا غَوْلٌ ۖ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَلُونَ ۖ وَعِنْدَ هَٰؤُلَاءِ مَقْصُورَتُ الزُّفَرِ ۖ عَيْنٌ ۖ كَاللَّهُنَّ بَيْضٌ مَّسْنُونٌ ۖ

[illegible][illegible]











































فَاتَّخَذُوا مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْتُمْ عَلَيْهِ يَفَاتِنُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ صَالِبُ الْحَجِيمِ ۚ وَمَا مِنْ آلٍ لَكُمْ مَقَامٌ مَعَهُمْ ۖ وَإِنَّا لَنَعْنُ الصَّافِينَ ۖ وَإِنَّا لَنَعْنُ الْمُسَبِّحِينَ ۖ وَإِن كَانُوا يَفْقَهُونَ ۖ لَو أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرُ الْمُنِ الْأَوَّلِينَ ۖ لَنُكَافِيَنَّ اللَّهُ الْمُخْلِصِينَ ۖ فَكُفُّوا إِلَيْهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۖ

















اور انہی میں سے ایک کتاب اللہ اور ان کی کون کون سی کتابیں اور جو اس سے تفریق کے سر پر لائی ہو وہی ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔

وَهَلْ تَكُنْ لَكُمْ الْخَصِيصَةُ لِذُنُوبِكُمْ وَالْمُشْرَبُونَ ۚ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَتَنَنَاهُ مِنْهُنَّ قَالُوا لَا  
 تَمْنَعْ خُصْمُكَ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاجْلُزْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْغُلَامِ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْلَ الْأَيْمَانِ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْلَ الْأَيْمَانِ  
 الْغُلَامِ ۚ إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ نَجْعَةً وَلِي نَجْعَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا  
 وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۚ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَجْعِكَ إِلَىٰ نَجْعِهِ وَإِنْ كُنَّا مِنْ  
 الْخَطَاةِ كَلْبًا لَّيَبَغَىٰ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَكَانَ كَثُورًا  
 وَكَانَ دَاوُدَ أَلْفًا مَلَكًا وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۚ فَكُنَّا لَهُ آيَةً وَلَهُ  
 عِندَكَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْسِنُ الْعِلْمَ

انہی میں سے ایک کتاب اللہ اور ان کی کون کون سی کتابیں اور جو اس سے تفریق کے سر پر لائی ہو وہی ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔

حضرت داؤد کا مشہور قصہ ہے۔ اس میں ہے کہ ایک دفعہ وہ اپنے چچا کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میری خدمت میں آ جاؤ۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔  
 اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔

اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔ اور ان کے حصہ میں آئے۔





يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَخَلُوفَيْنِ النَّاسَ يَٰ حَقِّي وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ  
وَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَعْصُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ  
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

































یعنی ہر کسی کو جو اس کے عالم پر سے ہوئے وقت میں اپنے کوسری کی جی دلی میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا وہ ہم  
بامعرب۔

وَلَقَدْ عَلَّمْنَاهُ فَاكِهَةً وَمَا يُغْنِي عَنْهُ الْبَيْتُ وَالْأَنْهَارُ وَمَا تُصْبِحُ مِنْ دُوْنِهِ أُولَئِكَ وَمَنْ يَنْتَظِرْ لِقَاءِ رَبِّهِ فَلْيَعْلَمْ أَيُّ الْيَوْمِ أَكْبَرُ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ

## تفسیر سورہ زمر مکیہ

مصرعہ ماضی لڑائی میں کوسری غفلت میں اسے اس میں نہ رہا ہے جسے یہ جانتے ہیں کہ وہ کمال ہے جسے کمال و اب آپ  
تکلف پہنچا رہے ہیں۔  
اور ایسا بھی نہ کہ آپ تکلف دلائے۔ دیکھتے ہیں کہ کوسری کمال ہے اب آپ تکلف دلائے۔  
بغیر اور عورتوں کی عادت کہ کرتے ہیں۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَنْزِیْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ  
مُخْلِصًا لَهُ الدِّیْنَ ۝ اَللّٰهُ الْبَدِیْنُ الْخَالِصُ وَالدِّیْنُ اِتِّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهِ اَوْلِیَاءَ مَا  
نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقْرِبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰی اِنَّ اللّٰهَ یَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِی مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۚ  
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحْدِیْ مَنْ هُوَ كَذِبٌ كَذَّارٌ ۚ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّغْیُثَ وَلَدًا لَا صَظْفٰی مِمَّا  
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ سُبْحٰنَہٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

میرزا کا ترجمہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اس طرح لکھا ہے کہ







































[illegible]

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۖ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۚ وَبَدَا لَهُمْ سِهَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ ح\_اقِي يَوْمَ مَا كَانُوا فِيهِ يَسْتَمِعُونَ ۚ

تو کہہ کر اسے وہاں جانوں اور زمین کے بیوہ کو نہ دے گا۔ چھپے نکلے سے چاہنے والے قوی میدان میں اس بات کا غلط فرمانے کاغز میں دو لکھ رہے تھے۔ آخر قلم کو رکنے والوں نے پانی کا سب کچھ ۶۰ روپے زمین سے لیا، اور اس کے ساتھ انسانی مورخہ کو بھی مورخین کو لانا ہے جس میں قیامت کے دن یہ سب کچھ دے گا۔ اور وہ جس کے سامنے اللہ کی طرف سے آواز ہو گا جس کا کائنات بھی انجمن تہ قہو کچھ انہوں نے کیا کہ اس کی ہر بات میں ہی مکمل پانی کی ہر بات میں ہے۔ تمہارے ہر حق کو کہتے ہیں وہ انجمن تہ قہو ہے۔

قیامت کے دن اختلافات کا فیصلہ ہو گا: مشرکین کو تو میرے جو نوحے ہیں وہ ان کے لئے جو محبت ہے اسے جان کر فرما کر میری صفی سے اہل عقل و دہرہ اور مشرکوں کو فہمائے کہ صرف اہل عقل و دہرہ کو ہی پکارنا حق و باطل کا حقائق ہے اور اہل اوقات اس نے انھیں پیدا کیا ہے جب کہ نہ یہ کہو تھے نہ ان کا کوئی نمونہ تھا وہ وہاں دیکھ چکے کہ عالم ہے یہ لوگ جو جو اختلافات اچھے ہیں میں کرتے تھے سب کا فیصلہ اس دن ہو گا جب یہ قبروں سے نکلیں گے اور وہاں قیامت میں آئیں گے۔ حضرت ابو سہیل عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن کے بعد شر و باغ کرتے تھے آپ فرمائی ہیں کہ اے اے اللہم رب جبرئیل میکائیل و اسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب و الشہادۃ انت اعلمکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اے نبی! اے اختلاف فیہ من المعنی و بائیک جنک لہدیٰ من نشاء الی صراط مستقیم کے معنی اس دن اسے جس طرح چاہے گا اہل اسرار اہل عقل کے رب آسمان و زمین کو بے غور کے پیدا



ان کوئی خدا پر اور پر غول نہ کیا جائیگا۔ اور میں تم پر اسودا دیجیو کہ اگر آیت میں بیان فرما دیا ہے۔ ان شاء اللہ کے بعد اب اسطے سامنے آئیے کہ کبھی ایسی تکلیفیں ملتی ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا عوام کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اور یہاں اسوں نے انہیں ہی نہیں ان سب کو بلکہ اپنے لئے ہی دیا ہے۔ انہیں جس سے ان کا دل نہ اترے۔ تو انہیں انہیں ہمارا صرف سے ٹھہر لے گی۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ مَّا كَانُتُمُ إِذًا خَلْقَهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ بَلْ فِي فَتْنَةٍ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۝ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِن هَؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۝ وَمَا لَهُمُ بِنُفْعِهِمْ ۝ أَوْ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِنَبِطِ الرَّزْقِ لَيْمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہہ دیا کہ تم پر اسودا دیجیو کہ اگر آیت میں بیان فرما دیا ہے۔ ان شاء اللہ کے بعد اب اسطے سامنے آئیے کہ کبھی ایسی تکلیفیں ملتی ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا عوام کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اور یہاں اسوں نے انہیں ہی نہیں ان سب کو بلکہ اپنے لئے ہی دیا ہے۔ انہیں جس سے ان کا دل نہ اترے۔ تو انہیں انہیں ہمارا صرف سے ٹھہر لے گی۔

تعلیق و تفسیر: ان شاء اللہ کے بعد اب اسطے سامنے آئیے کہ کبھی ایسی تکلیفیں ملتی ہیں کہ ان کا مقابلہ کرنا عوام کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اور یہاں اسوں نے انہیں ہی نہیں ان سب کو بلکہ اپنے لئے ہی دیا ہے۔ انہیں جس سے ان کا دل نہ اترے۔ تو انہیں انہیں ہمارا صرف سے ٹھہر لے گی۔

































[illegible]

وَشَرَى الْمَلَائِكَةُ حَافِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأُخِي  
بَيْنَهُمْ يَاسَعَى وَقِيلَ الْمَعْدُ لَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

عمر و طمٹوں کو نہ کہ عیش کے اور نہ اعتقاد سے ہو اپنا رب کی حمد و تسبیح کرتے ہو، اپنے کاروبار میں بھی شرافت اور فیصلہ کی جائے گا اور تمہارا ایمان کا کمال بھی اسی لئے ہے جو تم میں جنوں کو لگاتا ہے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت اور مشیر جنہو کا فیصلہ نہ کیا اور انہیں ان کے گھرانے پہنچنے جانے کا حال بھی بیان نہ کیا، یہاں سے  
 اپنے بھائی و انصاف کا ثبوت بھی دے دیا تو اس بات میں خدایا کی قیامت سے دو برس وقت توڑ لیجئے گا کہ قریش نے اللہ تعالیٰ نے اس  
 کے چادوں طرف کھڑے ہونے والوں کے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و شجہ پر رگ کی طرح جلی پلان کر دیا ہے جو کئے بھائی و خلق میں حال  
 و حق کے ساتھ فیصلے ہو چکے ہوں گے۔ یہاں پر حال اور باہر کے مہربانے فیصلوں کا نہایت کارآمد و نواس کی خاطر اہل کفر نے کئے جو  
 اور چونکہ اللہ اور بے جان چیز سے تو انرا طے کی کہ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ کہ چرک میں وقت پر برتر و شک وچ اللہ کی  
 حمد بیان کر کے اس لئے یہاں مجاہد کا مکتبہ نہ کرنا غافل قوم کو مدد کرنا۔

معرفت (دور فرماتے ہیں کہ غلطی کی یہ دانش کی ابتداء بھی میرے ہے، ۲۰ ہے، ۲۱) الحفائے الذی خلق السموات والارض، اور غزل کی انتہا بھی میرے ہے، ۲۲ ہے، ۲۳) وفضیٰ منہم بالحق وقيل الحفائے رب العالمین ﴿

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ سورہ نمر کی تفسیر چشم بولانی۔











— 22 —

﴿إِذَا خَلُوا بِغُلَامٍ فَاَلُوهُ لَعَنَ رَّبُّهُمْ بِمَا عَمِلُوا﴾ ﴿وَالنَّبِيُّ تَالَاوِي وَلَئِنْ مَرْسَدُ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

﴿وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ مِنْ يَمِينِ اللَّهِ﴾ ﴿وَحُضِرَ آدَمُ أَنْ يُصْبِحَ لَوْهَا يَنْزِلُ﴾

بِأَنبَاءِهَا لِيُخْلَعُوا عَلَى رُسُلِهَا ﴿١٠٠﴾

[illegible][illegible]

15





























نہ اسے چاہا نہ وہ اس کے سنی حق و صداقت کے ہیں۔ مگر یہ جتنی بظاہر حق ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو یعنی حق اور اسے اللہ کے نور اور اس کی ہدایت کی طرف وہیں نہیں دینا کہ کوئی اختیار نہیں جنہیں قطع نقصان پر کوئی قادر نہیں جو اپنے کلمہ کے دانے کی پکار کو نہ سنیں نہ قبول کر سکیں نہ بین نہ دہاں۔ جیسے فرعون ربانی ہے۔ ﴿وَمِنْ أَهْلِ مِصْرَ تِلْكَ الْأَمْمَاتِ لَأُولَئِكَ الْكَاذِبُ كَذَبُوا﴾ اللہ کے ایمان بھی اس سے مراد کہ کوئی گواہ نہیں جو اللہ ہی کے ساتھ ہو کہ وہ اپنے کلمہ کو پکارا ہے جو اس کی پکار کو نہ سن سکے نہ قبول کر سکے جس میں مطلق غیر نہیں کہ کوئی جیسے پکار رہا ہے جو قریب کے اس اپنے پکارنے والوں کے دشمن ہو جائیگا اور اس کی ہدایت سے باہل الٹ کر جائیگا۔ گو تم نہیں پکارا کہ وہ نہیں سنے۔ اور باطنی اثر میں بھی جس کو قبول نہیں کر سکتے۔ ہوسکتا ہے کہ اس فرعون نے یہ ہے کہ جسے اس کو اللہ ہی کے کلمہ پہنچا ہے۔ اب اس پر ایک کو اپنے قابل کہہ دے جھگڑا ہے۔ وہاں اللہ سے گڑبڑا جانے والے اللہ کے ساتھ اور اس کو تو یہ کہ نہ اسے اللہ ہی کے لیے جہنم واصل کر رہے ہیں کہ۔ فرعون وقت کو میری باتوں کی نہ نہ کہہ لیکن ابھی وہی نہیں سنا ہے کہ اس نے گناہ میری باتوں کی صداقت و کھانیت تم پر واضح ہو جانے کی ہدایت نہ اسے نصرت اور امنوں نہ اسے نہیں وہ کھلے سے خود کہ جس کو پکارا کہ نہ اللہ ہی کے لیے کہ کہ جس پر خود کہی اس کی ہدایت پر ہے۔ میں اپنے ہر کام میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں جس تم سے اللہ ہوں اور تمہارے کاموں سے نفرت کرتا ہوں میرا تہجد کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام حالت کو دیکھتا ہے۔ مگر ہدایت جیسا کہ ان کی اور نہ ملتی کہ اسے گناہ اور تحقیق سلامت اس کی رائی سے بخود میں ہے اس کا کام نصرت والا ہے اور نہ اس کی ہر بات چھائی واپی ہے۔ اس میں کوئی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے خیر سے چاہا۔ وہاں میں بھی وہ غلط کام یعنی سرکشی خیر اس کے ساتھ اس کی نصرت پائی اور آخرت کے خدا ہوں سے بھی بخود وہ ربانی تر و فرعون ہی کے تین خدا ہوں کا گناہ نہ کہ۔ سب وہاں میں خود یہ مجھے بخود وہاں سے جہنم واصل کر رہے ہیں۔

یاد رکھو قرآن کا خطاب : ”مکہ شام کی رو میں جہنم کے سامنے لٹائی ہوئی ہیں قیامت تک یہ مذہب نہیں ہو سارے گا اور قیامت کے دن کی را میں جہنم سمیت جہنم میں ڈال دی جائے گی“ کی رو میں دنیا سے نکلا جائے گا کہ اسے آل فرعون نے قتل کر دیا گا اور بہت زیادہ تکلیف دیا وہ اس میں پڑ پڑا تھا۔ یہ آیت اعلیٰ صفحہ کے اس مذہب کی کہ عالمِ نبی میں ملتی ہے کہوں میں بھی مذہب کو مانا ہے۔ بہت بڑی بات لیجئے ہے۔ اس بیان پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بعض احادیث میں کچھ ایسے مضامین وارد ہوئے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خطابِ نبی کا ظہور میں آئے ﷺ کو پہلے ہی کی ہجرت کے بعد ہو اور یہ آیت کہ میں ازل سے ہوئی ہے۔ قرآن پر اس کا یہ ہے کہ آیت سے صرف یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ستر کون کی را میں صحیحہ جہنم کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ خطاب ہر وقت جاری اور باقی رہتا ہے۔ تاہم ﷺ بھی کہ یہ خطاب یہ ہے کہ وہ ان کو ہی داتا ہے کہ ہم کو بھی اس کا ظہور اٹھائی کی طرف ہے آپ کو پہلے ہی کہہ گیا۔ اور آپ نے اسے ان فرمایا جس حدیث و قرآن کا ترجمہ ہے چنانچہ کہ خطابِ انوارِ قیوم دونوں کو داتا ہے اور اس کی حق ہے۔ جان حدیث کو داتا ہے فرماتے ہیں۔ مسند احمد میں ہے کہ ”ایک یہودیہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئی تھی۔ حضرت عائشہ جب ان کی منہ کے ساتھ کچھ سوا کہ کہیں تو وہ دانا دانا کہنے لگتی تھی قرآن کے خطاب سے بھاگے۔ ایک روز حضرت صدیق اکبر ؓ سے اس کا کیا کہنا کہ رسول اللہ انہا کو قیامت سے پہلے فرمیں بھی خطاب ہو جائے کہ آپ نے فرمایا نہیں تو انہی نے کہا ہے۔ حضرت عائشہ نے اس سے یہود حضرت کلثوم بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہود بولنے ہیں اور وہ تو اس سے زیادہ دانا ہے نہ جھوٹ نہ ہمارا کرتے ہیں۔ قیامت سے پہلے کوئی مذہب نہیں۔ کچھ دنیاوی مرد مٹے کہ ایک مرتبہ طبر کے افسر نے پہلے ﷺ سے رسول اللہ ﷺ تشریف لانے













ہو گا اور اس کے زمانے میں یہ زمانے کے بادشاہ ہو جائیں گے۔ جس نے کوئی نہ اپنے لیے کچھ سے فرمایا کہ فقیر و جال سے غصہ کی بنا پر طلب کیا کرو۔ دو سکا بھر ہے۔ لیکن آیت کو جو دہائیوں کے بعد سے میں ہزاروں شہداء و مائتا اور دجال کی بدعتی اور اس کے قتل سے بنا کا حکم یہ سب چیزیں تکلف سے پڑیں گی کہ یہ تفسیر ابن ابی حاتم میں ہے مگر یہ قول ع۔ م۔ سے غلط نہیں ٹھیک یہی ہے کہ جامعہ سے داؤد سبحان و تعالیٰ المکر۔

لَخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَيَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۗ وَالَّذِيْنَ اَسْكٰوْا وَعَمِلُوا الطَّيْلِبَ ۚ وَلَا الْبَصِيْرُ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَیْبُ فِيْهَا ۚ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

آج کل زمین کی پیداوار یعنی انسان کی پیداوار سے بہت بڑا کام ہے یہ اور ہے کہ انسان کو کہہ سکتے ہیں۔ اور حاکم و مصلحت و فتنہ و بھینس اور لوگ جو جان لائے اور بھی کام کیجے ہمارے کے وہ بھی قربت تم نہیں حاصل کرتے ہو قربت انہیں اور بے شرفی اور بے ہوشی اور بات ہے کہ بہت سے لوگ نہ مانیں۔

اللہ تعالیٰ کا اور مطلق فرمان ہے کہ مخلوق کو اور قیامت کے دن سے سرے سے نہ اور نہ کرے کہ واجب کہ اس نے انسان و زمین میں زبردست مخلوق کو پیدا کر دیا انسان کو پیدا کرنا یا اسے بگاڑ کر مائیں پر کیا مشکل ہے۔ اور آیت میں ارشاد ہے کہ کیا ہماری بات اور ان کی اسحق حقیقت بھی جھٹلاتے ہیں کہ کاش ہے کہ جس اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کر دیا اور اس ان کی بڑی چیز کہ پیدا انہیں سے نہ وہ تمہارا بگاڑنا ان پر اور اس کا بگاڑنا کیا مشکل ہے۔ انکی صاف رہیں بھی جس کے سامنے جھکنا کی چیز ہو اس کی سطوت یعنی تادیب کرنے کے کاش ہیں۔ اس کی جہالت میں کیا شک ہے جو ان کی مولیٰ بات بھی نہ سمجھے۔ خوب ہے کہ بنی سے بڑی چیز کو تو تقسیم کیا جائے اور اس سے بہت بھولی چیز کو محال نہیں دیا جائے۔ اور مے اور کھیتے کا فرق کیا ہے بلکہ اسی طرح مسعود و حرم کا فرق ہے۔ انکو تو کہہ کہ قدر کم قیمت قول کرتے ہیں۔ یعنی ان کو قیامت کا نہ حتیٰ کہ یہ بھی اس کی تکذیب کرتے اور بات باور نہ کرنے سے دنیا ترک کر دیا لھذا۔ آیت بھی سچائی ہی ہوئی و اہمیت بیان کرتے ہیں کہ آیت قیامت ہو گوں پر پکارا گیا ہے کہ پڑیں گی اور سواری کی ضرورت بہت چیز ہو جائے گی واللہ اعلم۔

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنْ اِلٰلٰہَیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سُبْحٰنَ عَنَّا اَعْمٰی ۚ اِنَّکُمْ لَعِندَیْ

تہم۔ ادب کا فرماں سرزد ہو چکا ہے کہ مجھ سے دعا کرتے ہو جس کی تہدی و دعاؤں کو قبول فرماتا۔ ہوں کا نہیں مانو کہ جو لوگ میری عزت سے خود سری کرتے ہیں وہ بھی انکی دلیل ہو کہ جہنم میں پھینکے جائیں گے۔

دعاؤں کو شرف قبولیت کون دیتا ہے: اللہ ہر کہ و تعالیٰ کے اسرار میں سے تصدیق ہو جائیں کہ وہ میں ان کی



اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ  
عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَر النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ خَالِقُ كُلِّ  
شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالِي تَوْفِكُون ﴿١١﴾ كَذَلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ  
يَجْحَدُونَ ﴿١٢﴾ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَنْ  
حَسَنَ صُورِكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الظَّهَبِ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُم فَتَبَرَّكُ اللَّهُ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ ﴿١٣﴾ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَادِمُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤﴾





انسان کی پیدائش کا سر طرہ دار اگر اللہ تعالیٰ فرمادے کہ میں نے انسان کو جس طرح چاہا ہے  
 اس کی عبادت ہے۔ اسی طرح کو معبود رکھتے ہیں۔ کوئی مستحق عبادت نہیں اس کی ذات باریک بینی سے دیکھ کر  
 آیت ہے جس میں فرمادہ کہ اسی کو وعدہ لائے کہ تم نے اس کو جس طرح چاہا ہے۔ اسی کو معبود رکھتے ہیں۔  
 انہیں اس کے عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔ ان کے عبادت کو ہی یہ بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان  
 کو اس کے بعد بھاپ کر کے بولے گا۔ یہ سب کام ہی تم نے سمجھ کر کر رکھے ہیں۔ ان کو بتا دیا کہ میں نے  
 ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ جَعَلُوْنَ فِيْ اَيْتِ اللّٰهِ اَنْىٰ يُصْرَفُوْنَ ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا  
 وَبِمَا اَرْسَلْنَاہُمْ رُسُلًا فَمِنْهُمْ يَعْذِلُوْنَ ۚ اِذَا الْاَعْدٰى فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰبِ  
 يُعْصَبُوْنَ ۚ فِي الْحَمِيْرِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۚ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ  
 تُشْرِكُوْنَ ۚ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا طٰغَوْا اَعْنََابِلْ لَوْ كُنْ تَدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا  
 كَذٰلِكَ يَصِلُ اللّٰهُ الْكَافِرِيْنَ ۚ ذٰلِكُمْ وَلَكُنْتُمْ تُفْرِحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا  
 كُنْتُمْ تَمْرُقُوْنَ ۚ اَدْخُلُوا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْہَا ۚ فَيْسَ مَثْوٰى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۚ

ایسا تو ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عذاب کیا ہے۔ ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔

انہوں کو جہنم کے دہانوں کا طرہ دار کیا ہے۔ انہوں کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔  
 ان کو بتا دیا کہ میں نے ان کو جس طرح چاہا ہے۔ ان کی عبادت کی ہے۔ ان کی عبادت سے بچنے کی سزا ہے۔

عمر بن الخطاب























الْعَسَىٰ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَكُمِدَّوَالَتِ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ  
 مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۚ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ  
 مُمِيسَاتٍ لِّنُنذِرَهُمْ عَذَابَ الْغَدِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْعَذَابُ الْآخِرُ أَخْزَىٰ  
 وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۚ وَأَمَّا السُّودُّ فَمَا يَحْكُمُ بِهِمْ إِلَّا أَسْمَاءُ الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ ۖ فَأَخَذَ  
 اللَّهُمَّ صِيقَةَ الْعَذَابِ الْمُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا  
 يَكْفُرُونَ ۚ

يَكْفُرُونَ

ایہ ساری باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ قوی ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔

حق سے روگردانی کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جو عذاب بھیجے ان کو انہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے تو کیا وہ ہم سے زیادہ قوی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو بتا دیا کہ جی ہاں، میں تم سے زیادہ قوی ہوں۔ پھر ان کو بتا دیا کہ میں نے تم کو دنیا کی زندگی میں ہی عذاب کا ذائقہ چکھانے کے لیے بھیج دیا ہے۔

























